لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 319 Sunday 23 February, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلدنمبر(۱۲) شمارہ نمبر(۳۱۹) ۲۳رفروری ۲۰۲۵ء بروز اتوار قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

ٹرمپ نے ہندوستان کو امریکی فنڈنگ کا معاملہ پھر اٹھایا

میرے دوست مودی کو 182 کروڑ روپے بھیجے گئے: امریکی صدر □ 2 بار لیا مودی کا نام □ کانگریس کا شدید ردعمل

واشنگٹن (ایجنسی) امریکی ٹرمپ نے 4 دنوں میں چوتھی بار ہندوستانی انتخابات میں امریکی فنڈنگ پر سوالات اٹھائے ہیں۔ اس بار انہوں نے کہا کہ میرے دوست مودی کو 182 کروڑ روپے بھیجے گئے ہیں۔ یہ دوسری بار ہے جب ٹرمپ نے اس معاملے میں مودی کا نام لیا ہے۔ ٹرمپ نے جمعہ کو کہا کہ یہ فنڈز ہندوستان میں ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کے لیے دیے گئے۔ اور ہمارا کیا؟ ہمیں بھی امریکہ میں ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کے لیے رقم چاہیے۔ اس کے علاوہ ٹرمپ نے بنگلہ دیش کو بھیجے گئے 250 کروڑ روپے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں سیاسی ماحول کو مضبوط کرنے کے لیے یہ فنڈ ایک ایسی تنظیم کو بھیجا گیا جس کا نام بھی کسی نے نہیں سنا۔ ٹرمپ اس سے قبل بھی اس حوالے سے بیانات دے چکے ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو کہا کہ میں حیران ہوں، اتنا پیسہ ملنے کے بعد ہندوستان کیا سوچتا ہوگا؟ یہ ایک 'کِک بیک' (رشوت خوری کی) اسکیم ہے۔ جو لوگ یہ رقم ہندوستان بھیج رہے ہیں، اس کا کچھ حصہ انہی لوگوں کے پاس واپس آرہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ میں ہندوستان میں ووٹر ٹرن آؤٹ کی پرواہ کیوں کروں؟ ہمارے اپنے مسائل بھی کم نہیں ہیں۔ ہمیں اپنے ٹرن آؤٹ پر توجہ دینی چاہیے۔ ہم نے ان تمام اسکیموں کو روک دیا ہے۔ اب ہم صحیح راستے پر ہیں۔ ٹرمپ نے بدھ کو سابق صدر جو بائیڈن پر ہندوستان کے عام انتخابات میں مداخلت کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ بائیڈن کا منصوبہ کسی اور لیڈر (نریندر مودی کے علاوہ) کو ہندوستان میں الیکشن جتانے کا تھا۔ اس کیلئے بائیڈن انتظامیہ نے ہندوستان میں ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کیلئے 182 کروڑ روپے کا فنڈ فراہم کرایا۔

یہ بڑا انکشاف ہے، ہم اس بارے میں حکومت ہند کو آگاہ کریں گے۔ منگل کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ہم ہندوستان کو 21 ملین امریکی ڈالر کیوں دے رہے ہیں؟ ان کے پاس بہت زیادہ پیسہ ہے۔ ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ ٹیرف لگانے والے ممالک میں سے ایک ہے، خاص طور پر ہمارے لیے۔ میں ہندوستان اور اس کے وزیراعظم کا احترام کرتا ہوں لیکن 182 کروڑ کیوں؟ ہندوستانی انتخابات میں مداخلت کے ٹرمپ کے بیان پر ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعرات کو کہا کہ یہ اطلاع بہت پریشان کن ہے۔ اس سے ہندوستانی انتخابات میں غیرملکی مداخلت کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس معاملے کی تحقیقات کررہے ہیں۔ اس معاملے میں فی الحال کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ امید ہے کہ ہمیں جلد ہی اس پر کچھ اپ ڈیٹ مل جائے گا۔

دریں اثنا کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے اے آئی سی سی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے یو ایس ایڈ فنڈنگ کے معاملے پر مودی حکومت سے جواب طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی جھوٹ کے کئی چہرے رکھتی ہے اور یو ایس ایڈ کے سلسلے میں پھیلائے گئے جھوٹ کا پردہ فاش ہو چکا ہے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ بی جے پی نے دعویٰ کیا تھا کہ یو ایس ایڈ کا پیسہ انتخابات میں استعمال ہونے کی خبریں یو پی اے حکومت کے دور میں شروع ہوئیں، تاہم اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے اس کی تردید کی۔ اس کے بعد کہا گیا کہ یہ فنڈنگ بنگلہ دیش میں گئی، جس کے بارے میں مودی جی کو نہ معلوم ہو، ایسا ممکن نہیں۔ کانگریس لیڈر نے ایک ویڈیو بھی پیش کیا، جس میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کہتے نظر آ رہے ہیں کہ 'یہ 21 ملین ڈالر ہم نے اپنے دوست مودی کو دیے'، اس بیان کے بعد بی جے پی لیڈران خاموش ہو گئے۔ پون کھیڑا نے سوال کیا کہ یہ 21 ملین ڈالر کہاں گئے؟ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ کے بیان سے واضح ہو چکا ہے کہ یہ رقم مودی کے لیے ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کے مقصد سے دی گئی۔ پون کھیڑا نے مہاراشٹر میں پولنگ کے بعد ووٹ فیصد میں غیر معمولی اضافہ پر بھی سوالات اٹھائے اور کہا کہ بی جے پی کا '400 پار' کا نعرہ اسی اعتماد پر مبنی تو نہیں تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی جمہوریت کو اس طرح متزلزل نہیں کیا جا سکتا اور یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا میں کہا گیا کہ یو ایس ایڈ کی فنڈنگ کے کوئی شواہد نہیں لیکن اگر برسراقتدار پارٹی ٹرمپ کو سچ مانتی ہے تو پھر اس پر وضاحت ضروری ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آر ایس ایس بیرونی ممالک سے فنڈ لے کر حکومت ہند کے خلاف سازش کرتی رہی ہے۔ پریس کانفرنس میں پون کھیڑا نے یو ایس ایڈ فنڈنگ کے مکمل حساب کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2001 سے 2024 تک یو ایس ایڈ نے 2.9 بلین ڈالر فراہم کیے، جس میں سے 44.4 فیصد فنڈنگ مودی حکومت کے دوران آئی۔ 2021 سے 2024 کے درمیان 650 ملین ڈالر آئے، جس کا حساب حکومت کو دینا ہوگا۔ پون کھیڑا نے مزید کہا کہ 2012 میں جب انا ہزارے کی تحریک عروج پر تھی، کجریوال اپنی پارٹی بنا رہے تھے اور مودی اڈوانی کے خلاف سازش کر رہے تھے، تب یو ایس ایڈ کے ذریعہ کتنا پیسہ آیا اور کہاں استعمال ہوا، اس کا انکشاف ہونا چاہیے۔ انہوں نے 1960 میں پنڈت نہرو کے خلاف بیرونی فنڈنگ کے الزامات، نوٹ بندی، کووڈ، اور اسمارٹ سٹی منصوبوں کے تحت یو ایس ایڈ کی جانب سے دیے گئے فنڈ کا بھی حساب مانگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جن سیاسی جماعتوں یا اداروں کو غیر ملکی امداد ملی، ان کے نام عوام کے سامنے رکھے جائیں۔ آخر میں پون کھیڑا نے وزیراعظم نریندر مودی کو چیلنج کیا کہ وہ ٹرمپ کو فون کر کے ان سے وضاحت طلب کریں کہ انہوں نے 21 ملین ڈالر دینے کا دعویٰ کیوں کیا اور اگر مودی ایسا نہیں کرتے تو انہیں ملک کو بتانا ہوگا کہ یہ پیسہ کہاں گیا۔

یکساں سیول کوڈ کیخلاف مسلم پرسنل لاء بورڈ اتراکھنڈ ہائی کورٹ پہنچا

دھرا دون (ایجنسی) آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) نے یکساں سیول کوڈ (یوسی سی) قانون کو اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ اے آئی ایم پی ایل بی نے یکساں سیول کوڈ قانون کے خلاف کل یعنی 21 فروری کو اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ اے آئی ایم پی ایل بی کے ترجمان ڈاکٹر ایس کیو آر الیاس نے کہا کہ بورڈ نے ایک پٹیشن دائر کی ہے جس میں دلیل دی گئی ہے کہ یو سی سی کا قانون آئین کے مختلف آرٹیکلز کی خلاف ورزی کرتا ہے اور مسلم پرسنل لاء کے خلاف جاتا ہے، جو 1937 کے شریعہ ایپلیکیشن ایکٹ اور ہندوستانی آئین کے تحت محفوظ ہے۔ پٹیشن کی درخواست کو اتراکھنڈ کی ہائی کورٹ نے قبول کر لیا ہے۔ یوسی سی آئین کے مختلف آرٹیکلز کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ مسلم پرسنل لاء کے خلاف ہے، جسے شریعت ایپلیکیشن ایکٹ 1937 اور ہندوستانی آئین کے ذریعے تحفظ حاصل ہے۔ یکساں سیول کوڈ مذہبی آزادی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کر سکتا ہے۔ درخواست کو اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے قبول کر لیا ہے۔ اتراکھنڈ حکومت کو جوابی حلف نامہ داخل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ درخواست پر ریاستی اور مرکزی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل پیش ہوئے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 10 لوگوں نے عرضی داخل کی تھی، جن میں سے کئی اے آئی ایم پی ایل بی سے وابستہ ہیں۔ رضیہ بیگ، عبدالباسط، خورشید احمد، توفیق عالم، محمد طاہر، نور کرم خان، عبدالرؤف، یعقوب صدیقی، لطف حسین، اختر حسین شامل ہیں۔ درخواست کا مسودہ ایڈووکیٹ نبیلہ جمیل نے تیار کیا۔

سنبھل تشدد: پولیس نے داخل کی چارج شیٹ، اب تک 80 افراد گرفتار

سنبھل (ایجنسی): اترپردیش کے سنبھل میں 24 نومبر 2024 کو شاہی جامع مسجد میں سروے کے دوران بھڑکے تشدد کے معاملے میں پولیس نے چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ ملزمان پر پولیس اور انتظامی افسران پر جان لیوا حملے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ سنبھل کے ایس پی کرشن بشنوئی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اس معاملے میں اب تک 12 ایف آئی آر درج کی جا چکی ہیں، جن میں سے سات سنبھل کوتوالی، چار نکھاسہ تھانے اور ایک زیرو ایف آئی آر مرادآباد میں درج ہوئی۔ چھ مقدمات میں پولیس نے چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ پہلی دو ایف آئی آر میں سب انسپکٹر شاہ فیصل کی ذاتی بائیک اور سرکاری گاڑیوں کو نذر آتش کرنے کی کوشش کا الزام ہے، اس واقعہ میں سرکاری گاڑی جل گئی جبکہ سب انسپکٹر کی بائیک بچالی گئی۔ سی سی ٹی وی کی مدد سے اس کیس میں 23 افراد کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔

دوسرے مقدمے میں ایک ملزم نے فائرنگ کی تھی، اس کیس میں 25 افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی، جبکہ بیلسٹک رپورٹ کا انتظار ہے۔ رپورٹ کے بعد ضمنی چارج شیٹ داخل کی جائے گی۔ ایک اور کیس میں 21 افراد کو موقع سے گرفتار کیا گیا تھا، جس میں نامزد ملزمان سمیت 53 افراد کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی۔ چوتھے مقدمے میں ایس ڈی ایم پر پتھراؤ ہوا تھا، جس میں 37 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا گیا ہے۔ اسی طرح، کوتوالی کے ایک معاملے میں سی او کو گولی لگی تھی، اس کیس میں 38 افراد کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی۔ جامع مسجد کے قریب اسلحہ لوٹنے کے معاملے میں 39 افراد کو جیل بھیجا گیا۔ ایس پی کرشن بشنوئی نے بتایا کہ ابتداء میں 36 افراد نامزد تھے، بعد میں 123 مزید نام سامنے آئے، جس سے کل تعداد 159 ہو گئی۔ ان میں سے 80 افراد گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 79 کی گرفتاری باقی ہے۔ پولیس نے ملزمان کی تصاویر والے پوسٹر بھی جاری کیے ہیں۔ ایس پی نے بتایا کہ جائے وقوعہ سے پاکستان اور امریکہ میں تیار شدہ غیر قانونی اسلحہ اور کارتوس برآمد کیے گئے تھے۔ پولیس غیر جانبدارانہ تحقیقات کر رہی ہے اور بے گناہوں کو بری بھی کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قانون کی خلاف ورزی یا تشدد برداشت نہیں کیا جائے گا اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

شیخ ابوبکر احمد کی بحرین کے بادشاہ سے ملاقات

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) بحرین کی دارالحکومت منامہ میں منعقدہ انٹرا اسلامک ڈائیلوگ کانفرنس میں ہندوستانی نمائندہ کی حیثیت سے گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے شرکت کی۔ جہاں بحرین کے بادشاہ حمد بن عیسیٰ الخلیفہ کی قیادت میں حکومت بحرین کے افسروں نے ہندوستانی وفد کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ یہ کانفرنس جامعہ الازہر مصر یونیورسٹی کے ساتھ بحرین کی وزارت اسلامی اور ابوظہبی مسلم بزرگ کونسلر کے مشترکہ تعاون سے منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا مقصد مسلم دنیا بھر میں افہام و تفہیم امن اور یکجہتی کو فروغ دینے میں ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ اس کانفرنس میں مسلم کمیونٹی کو درپیش عصری چیلنجزوں سے نمٹنے اور بھائی چارہ کے رشتوں کو مضبوط کرنے کیلئے دنیا بھر سے علما، مذہبی رہنماں اور مفکرین شریک ہوئے ہیں۔ کانفرنس میں اسلامک ممالک کے درمیان تعاون بڑھانے، بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کو متاثر کرنے والے مسائل کے حل پر بات چیت ہوئی۔ ملیشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر انور ابراہیم، الازہر کے گرانڈ امام ڈاکٹر احمد طیب، قزاکستان کے پارلیمانی اسپیکر مولن ازمبیو عالمی اتحاد کے عنوان پر خطاب کرینگے۔ کیرل سے بدرالسادات جامعہ معدن کے چیئرمین سید ابراہیم خلیل البخاری بھی شرکت کر رہے ہیں۔

کلکٹریٹ مسجد میں باہری لوگ نہیں پڑھ سکیں گے نماز

سہارنپور (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد میں باہری لوگوں کے آنے پر انتظامیہ نے پابندی عائد کر دی ہے۔ مسجد کے متولی محمد تنویر نے آج بتایا کہ جمعہ کے دن مسجد میں نمازیوں کی بھیڑ بڑھ جانے سے کلکٹریٹ میں راستہ جام ہو جاتا ہے اس لئے جمعہ کی نماز میں اب باہری لوگ نہیں آسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کمیٹی اس معاملے میں انتظامیہ کا پورا تعاون کرے گی۔ بجرنگ دل لیڈر وکاس تیاگی نے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھ کر شکایت کی تھی کہ مسجد غیر قانونی ہے اور سرکاری جگہ پر بنی ہوئی ہے۔ مسجد احاطے میں ڈاک گھر ہے اور تین چار کمروں میں لوگ کرائے پر رہتے ہیں جن کا کرایہ مسجد کمیٹی ہی وصولتی ہے۔ ڈی ایم منیش بنسل اس معاملے کی جانچ کرا رہے ہیں۔ اے ڈی ایم انتظامیہ ڈاکٹر ارچنا دویدی اس بات کی جانچ کر رہی ہیں کہ جس زمین پر یہ مسجد بنی ہوئی ہے وہ سرکاری ہے یا مسجد کی اپنی جگہ ہے۔

حماس نے 6 یرغمالوں کو ریڈ کراس کے سپرد کیا

غزہ (یو این آئی) فلسطین کی مزاحمتی تحریک حماس نے غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت 602 فلسطینی قیدیوں کے بدلے 6 اسرائیلی یرغمالوں کو ریڈ کراس کے حوالے کر دیا۔ عرب میڈیا کے مطابق حماس نے 2 اسرائیلی یرغمالوں کو رفح میں ریڈ کراس کے حوالے کیا۔ حماس کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ یرغمالیوں کی رہائی کا منظر فلسطینی عوام، مزاحمتی دھڑوں کے اتحاد کا عکاس ہے، فلسطینی عوام اور مزاحمتی دھڑوں کے درمیان ہم آہنگی گہری اور مضبوط ہے، آج یرغمالیوں کی حوالگی کے دوران عوام کی بڑی تعداد دشمن اور اس کے حامیوں کے لیے نیا پیغام ہے۔ دو روز قبل حماس نے 4 اسرائیلی یرغمالیوں کی لاشیں ریڈ کراس کے سپرد کی تھیں جس کے بدلے اسرائیل نے بھی فلسطینیوں کے جسد خاکی ریڈ کراس کے حوالے کی تھیں۔ حماس نے ریڈ کراس پر لاشوں کی حوالگی کے دوران دہرے معیار کا مظہر کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔

ہنگامہ کے درمیان درگاہ احاطہ کا دروازہ اور دیوار منہدم

ناسک (ایجنسی): مہاراشٹر میں ناسک ضلع میں ایک غیر قانونی درگاہ کو لے کر کشیدہ حالات برقرار ہیں۔ ہندو تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ درگاہ غیر قانونی طریقے سے بنائی گئی ہے اور اسے توڑ کر یہاں بجرنگ بلی کا مندر قائم کیا جائے۔ احتجاجی مظاہرہ کے بعد درگاہ کی ایک دیوار اور دروازے کو ناسک میونسپل کارپوریشن نے جے سی بی مشین اور کچھ مزدوروں کی مدد سے ہٹا دیا۔ کارروائی کے دوران احتیاط کے طور پر درگاہ کے باہر بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات تھی۔ پورے علاقے میں کرفیو جیسے حالات قائم کر دیے گئے تھے تاکہ کسی طرح کی انہونی نہ ہو۔

اس معاملے میں درگاہ کے ملازم اور ایک ذمہ داری نے کہا کہ درگاہ میں قبر اور اس سے ملحق دیوار محفوظ ہے۔ صرف اضافی دروازے کو ہٹایا گیا ہے اور باہری دیوار منہدم کی گئی ہے۔ ہندو تنظیموں کا مطالبہ ہے کہ اس درگاہ کی جگہ پر بجرنگ بلی کا مندر تعمیر کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انہدامی کارروائی کے لیے مقامی انتظامیہ کی ٹیم پہنچی تو لوگوں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اس ہنگامہ کو دیکھتے ہوئے پولیس نے علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا۔ ساتھ ہی پولیس نے مقامی لوگوں سے افواہوں پر یقین نہ کرنے کی اپیل بھی کی۔ پولیس کی سختی کے باوجود علاقے میں احتجاجی مظاہروں کا امکان برقرار ہے، یعنی حالات ہنوز کشیدہ ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دنوں ناسک میں ہندو تنظیموں کی طرف سے ایک بائک ریلی نکالی گئی تھی۔ اس دوران دو گروپوں کے درمیان تصادم ہو گیا تھا۔ اس سے علاقے میں کشیدگی بڑھ گئی تھی۔ حالات کو ناخوشگوار ہونے سے بچانے کے لیے پولیس نے علاقے میں کثیر تعداد میں پولیس فورس کی تعیناتی کی تھی۔ اب ناسک درگاہ سے متعلق تنازعہ کو دیکھتے ہوئے پولیس پوری طرح محتاط ہے۔

پولیس و انتظامیہ کسی بھی طرح کے فساد یا تشدد کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ بہرحال، مقامی مسلم دانشوروں نے لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ اس درگاہ کی سیکورٹی کی کوئی فکر نہ کریں، کیونکہ یہ جگہ محفوظ ہے۔ درگاہ میں کام کرنے والے ملازم نے بھی درگاہ کے اندر کسی بھی طرح کی انہدامی کارروائی نہ ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔

مسلم اراکین اسمبلی کو اب نہیں ملے گی نماز کیلئے چھٹی، 90 سالہ روایت ختم

گوہاٹی (ایجنسی) آسام کی بی جے پی حکومت نے اسمبلی میں نماز کے لیے دی جانے والی چھٹی یعنی بریک کی 90 سالہ روایت کو ختم کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ فیصلہ گزشتہ سال اگست ماہ میں لیا گیا تھا، لیکن نافذ اسے بجٹ سیشن کے دوران کیا گیا ہے۔ آسام حکومت کے اس فیصلے کے بعد زبردست مخالفت بھی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اے آئی یو ڈی ایف کے رکن اسمبلی رفیق الاسلام نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ اکثریت کی بنیاد پر تھوپا گیا فیصلہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسمبلی میں تقریباً 30 مسلم رکن اسمبلی ہیں۔ ہم نے اس قدم کے خلاف اپنے نظریات ظاہر کیے تھے، لیکن ان (بی جے پی) کے پاس تعداد ہے اور وہ اسی کی بنیاد پر اسے تھوپ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اسمبلی اسپیکر بسوجیت دیماری نے آئین کو پیش نظر رکھتے ہوئے تجویز پیش کی تھی کہ آسام اسمبلی کو دیگر دنوں کی طرح جمعہ کو بھی اپنی کارروائی کو چلایا جانا چاہیے۔ اس اصول کو کمیٹی کے سامنے رکھا گیا تھا، جسے کمیٹی نے اتفاق رائے سے پاس کر دیا۔ آسام اسمبلی میں نافذ اس روایت کے تحت مسلم اراکین اسمبلی کو جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے دو گھنٹے کا بریک دیا جاتا تھا۔ یعنی اس دوران ایوان کی کارروائی نہیں ہوتی تھی۔ اپوزیشن نے ایوان کے اس فیصلے پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے اسے اکثریتوں کی منمانی بتایا ہے۔ اسمبلی کے اس فیصلے کے بعد وزیراعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے اس فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ یہ روایت مسلم لیگ کے سید سعداللہ کی طرف سے 1937 میں شروع کی گئی تھی، اور اس التزام کو بند کرنے کا فیصلہ پروڈکٹیوٹی کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے جواب میں اسپیکر بسوجیت دیماری نے کہا کہ آئین کے جمہوری اصولوں کے تحت یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ باقی دنوں کی طرح جمعہ کو بھی بغیر کسی نماز بریک کے ایوان چلے گا۔

میرٹھ میں 168 سال پرانی تاریخی مسجد راتوں رات منہدم، متبادل جگہ اور معاوضے کی مانگ

میرٹھ (ایجنسی): یوپی کے شہر میرٹھ میں 168 سال پرانی ایک تاریخی مسجد کو انتظامیہ نے نصف شب کے وقت بلڈوزر چلا کر منہدم کر دیا۔ یہ مسجد دہلی روڈ پر سروس لین میں واقع تھی اور میٹرو و ریپڈ ریل کاریڈور کے درمیان آرہی تھی، جس کے باعث حکام نے اسے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق، دو دن قبل اس مسجد کا بجلی کنکشن منقطع کر دیا گیا تھا، جس کے بعد مقامی مسلمانوں نے خود ہی مسجد کو ہٹانے کی کوشش کی اور ہتھوڑے چلا کر کچھ حصے توڑے۔ تاہم، جمعہ کی رات انتظامیہ نے بلڈوزر لگا کر پوری مسجد کو مسمار کر دیا اور فوراً ملبہ بھی ہٹا دیا گیا، تاکہ میٹرو منصوبے کے لیے جگہ صاف ہو سکے۔

یہ مسجد دہلی روڈ پر جگدیش منڈپ کے قریب واقع تھی اور ایک طویل عرصے سے یہاں قائم تھی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ مسجد میٹرو کے تعمیراتی منصوبے میں رکاوٹ بن رہی تھی، جس کی وجہ سے اسے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا۔ دوسری جانب مقامی افراد کا کہنا ہے کہ وہ اس کے بدلے متبادل جگہ اور مناسب معاوضہ چاہتے تھے، مگر ان کی مانگ پوری کیے بغیر ہی مسجد کو مسمار کر دیا گیا۔ مسجد گرانے کے دوران سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے اور بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کیا گیا تھا۔ مسجد کے انہدام کی اطلاع ملنے کے بعد علاقے میں تناؤ کی کیفیت دیکھی گئی، تاہم پولیس اور انتظامیہ صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اس معاملے پر انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مسجد کو ہٹانے کا فیصلہ باہمی رضامندی سے کیا گیا اور اس کے پیچھے کوئی اور مقصد نہیں تھا۔ دوسری طرف مسلم نمائندوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں مسجد کے لیے نئی جگہ دی جائے اور مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے۔

محمد عارف نگرامی کا انتقال، علمی وصحافتی دنیا سوگوار

لکھنؤ (پریس ریلیز): علمی حلقوں میں ایک بار پھر غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے سابق شیخ التفسیر مولانا محمد اویس نگرامی کے صاحبزادے اور معروف صحافی محمد عارف نگرامی 72 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کا انتقال نہ صرف ایک خاندان بلکہ پوری علمی وصحافتی دنیا کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ محمد عارف نگرامی ایک بلند پایہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی شائستگی، ملنساری اور منکسر المزاجی نے ہر کسی کو متاثر کیا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء سے حاصل کی جبکہ اعلیٰ تعلیم کے لیے لکھنؤ یونیورسٹی کا رخ کیا۔ وہ عالمی سطح کے معروف عالم دین مولانا ڈاکٹر محمد یونس نگرامی کے چھوٹے بھائی تھے، جن کی علمی و دینی خدمات نے پوری دنیا میں اپنا لوہا منوایا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد محمد عارف نگرامی نے سعودی عرب میں نیشنل کامرسیل بینک میں ملازمت اختیار کی اور بعد میں انڈین کونسلیٹ جدہ سے بھی وابستہ رہے۔ وطن واپسی کے بعد وہ لکھنؤ میں اپنے اخبار کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے صحافتی خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان کی قلم کاری اور ادارت نے اخبار کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ وہ شہر اور بیرون شہر کئی سماجی و تعلیمی تنظیموں سے بھی وابستہ تھے، جن میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے عبداللہ انیس نگرامی اور علی انیس نگرامی ہیں، جو اپنے والد کے علمی و ادبی ورثے کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہیں۔ ان کی نمازِ جنازہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ادا کی گئی، جسے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں عالمِ اسلام کی معروف شخصیات موجود تھیں، جن میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا فضل الرحیم مجددی، ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید بلال عبدالحیٔ حسنی ندوی، ناظر ندوۃ العلماء مولانا سید عمار حسنی ندوی، امام عیدگاہ حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی، دارالمصنفین سے مولانا عمیر صدیق، پروفیسر محسن عثمانی صاحب شامل تھے۔

محمد عارف نگرامی کے انتقال پر شہر کی معزز شخصیات نے گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے۔ ارم ایجوکیشن آف گروپ کے خواجہ فیضی یونس، خواجہ بزمی یونس، خواجہ سیفی یونس، مولانا سفیان نظامی، سہیل فاروقی، سید بلال نورانی، ڈاکٹر محمد ادریس، افضال احمد، ڈاکٹر سلمان خالد، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، ڈاکٹر مسیح الدین خان، ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی، اور حاجی مشرف حسین نے مرحوم کی رحلت پر اپنے دلی غم کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم کے خانوادے میں ڈاکٹر عمار انیس نگرامی، حسن متین، مولانا فیضان نگرامی، حماد نگرامی، سفیان نگرامی اور قاری امتیاز پرتاب گڑھی نے مرحوم کے لیے خصوصی دعا کی اپیل کی ہے۔ محمد عارف نگرامی کی رحلت نے ایک ایسے دور کے اختتام کی نشاندہی کی ہے جب علم وادب اور صحافت کا چراغ ہمیشہ روشن رہتا تھا۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کی شخصیت ہمارے دلوں میں زندہ رہے گی۔

روزنامہ لوہیا نامہ کے ایڈیٹر جناب جاوید احمد صاحب نے مشہور صحافی محمد عارف نگرامی کے انتقال پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خداوند کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی شعبہ اصلاح معاشرہ ندوۃ العلماء نے معروف ومشہور صحافی محمد عارف نگرامی کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ عارف صاحب خاموش طبع، نرم مزاج اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے۔ ان کا اخلاق وکردار اعلیٰ تھا اور لکھنوی وضع قطع، تہذیب وثقافت کے جیتے جاگتے ترجمان تھے۔ انہیں کے زیر انتظام ارم کالج اندرانگر میں ادبی محفلوں کا انعقاد بڑی خوش اسلوبی سے ہوا کرتا تھا جس میں لکھنؤ کی دانشور اور معتبر شخصیات کو مدعو کیا جاتا تھا۔ میرا ان سے ذاتی تعلق تھا۔ وہ اکثر ندوۃ العلماء کے ذمہ داروں سے ملاقات کیلئے آیا کرتے تھے۔ خصوصاً مولانا واضح رشید حسنی ندویؒ، سید محمد رابع حسنی ندویؒ، مولانا محمد حمزہ حسنیؒ اور دیگر ذمہ داران واساتذہ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ان کے اچھے تعلقات تھے۔ مرحوم صحافیوں کی نظر میں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور آخرت میں درجات بلند کرے۔

جمہوری آوازوں کو دبانے کی کوششیں

سراج نقوی

انتظامیہ کی کارروائی کی مخالفت میں ایک دھرنے اور احتجاجی پروگرام کا انعقاد کیا۔ چندروز پہلے یعنی 13 فروری کو یونیورسٹی کے چیف سکیورٹی افسر عبدالرشید کی قیادت میں سوتے ہوئے طلباء کو جبراً جگایا گیا اور انھیں ان کے ہاسٹلوں سے اٹھالیا گیا۔ فاشسٹ حکمرانوں کی کٹھپتلی انتظامیہ نے ان طلباء کو پولیس کو سونپ دیا۔ ان میں 14 طلباء شامل تھے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ اپنے تعلیمی معیار کے سبب نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں جانی جانے والی یہ یونیورسٹی ہنگاموں کی شکار ہے اور بے ضمیر انتظامیہ اور بزدل حکمراں طلباء کو جھکانے کے لیے تمام اوچھے ہتھکنڈے اپنا کر یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول کو تباہ کر رہے ہیں۔ شائد ان طاقتوں کا مقصد بھی یہی ہے۔ احتجاجی آوازوں سے خوفزدہ عناصر شائد چاہتے ہیں کہ ملک میں اس دانشور طبقے کو کو ابھرنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے جو فاشزم اور آمریت کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ احتجاجی آوازوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ بزدل حکمرانوں میں نہیں ہے۔ جے این یو، دلّی یونیورسٹی اور ملک کی دیگر یونیورسٹیوں میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے یہاں دوہرانے کی ضروت نہیں۔ حکمراں چاہتے ہیں کہ ان اداروں میں صرف 'جی حضوری' کرنے والی نسل تیار کی جائے۔ حال ہی میں حکومت نے آرمی اسکولوں کو آر ایس ایس کی سرپرستی میں دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اندازہ لگائیے کہ بھگوا طاقتیں ملک کو کس سمت لے جانا چاہتی ہیں۔ فوجی اسکولوں کو سنگھ کے سپرد کرنے کے پس پشت کسی طرح کا سرکاری مالی بوجھ کم کرنا مقصد نہیں ہے اس لیے کہ ان اسکوکوں کو حکومت کی طرف سے ملنے والی گرانٹ بدستور جاری رہنے کی تجویز ہے، لیکن اس طرح سے فوج کے سیکولر کردار کو بھی آہستہ آہستہ ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔

بی جے پی حکمرانوں کے ذریعہ مختلف اداروں اور تنظیموں کی آوازوں کو دبانے اور انھیں فاشسٹ طاقتوں کے سامنے سربسجود ہونے کے لیے کس کس طرح مجبور کیا جا رہا ہے اس کی ایک طویل فہرست ہے۔ لیکن اس فہرست کے دو زمرے ایسے ہیں جن سے ملک کی جمہوریت کا مستقبل راست طور پر وابستہ ہے۔ ان میں پہلا زمرہ میڈیا کا ہے، جبکہ دوسرا زمرہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلباء کا ہے۔ ان دونوں ہی زمروں سے وابستہ افراد کو حکومت اور سرکاری ایجنسیاں کس طرح نشانہ بنا کر جمہوری آوازوں کو دبا رہی ہے اس کے لیے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر صرف راجدھانی دلّی کی جواہر لال یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سمیت ملک کے کئی دیگر اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ماضی قریب کے حالات پر نگاہ ڈالیں تو واضح ہوجائیگا کہ حکمراں چاہتے ہیں کہ تعلیم کے شعبے میں سرگرم ملک کی نوجوان نسل کی آزادی فکر کو بھی ہندوتو کا غلام بنا دیا جائے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں گزشتہ کچھ عرصے میں جو حالات پیش آئے ہیں وہ اسی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مذکورہ مرکزی یونیورسٹی میں حالات کشیدہ ہونے کی ابتداء گزشتہ برس دسمبر میں اس وقت ہوئی کہ جب طلباء نے 15 دسمبر کو یونیورسٹی احاطے میں ایک احتجاجی پرگرام منعقد کرنے کی اجازت طلب کی۔ یہ احتجاجی پروگرام دراصل 15 دسمبر 2019 کو یونیورسٹی میں انتہائی ظالمانہ پولیس ایکشن کے خلاف منعقد کیا جانا تھا۔ واضح رہے کہ مذکورہ پولیس ایکشن میں یونیورسٹی کے طلباء کو پولیس کے ذریعہ بری طرح زدوکوب کرنے کے ساتھ انھیں ہاسٹلوں سے نکال کر مار پیٹ کی گئی۔ لائبریری میں پڑھتے ہوئے طلباء کو نشانہ بنایا گیا، لیکن پولیس کی اس کارروائی کے خلاف یونیورسٹی کی 'غلام انتظامیہ' لب سے بیٹھی رہی۔ جبکہ دوسری طرف بھگوا عناصر یونیورسٹی کا ماحول بگاڑنے کے لیے طلباء کے خلاف پستول تان کر ڈراتے دھمکاتے رہے اور پولیس خاموش تماشائی بنی یہ سب دیکھتی رہی۔ یونیورسٹی کے ماحول کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی بھگوا طاقتوں کی کوششیں جب کامیاب نہ ہوسکیں تو پرامن احتجاج کرنے والے طلباء پر الزامات لگائے گئے۔ ان تمام واقعات کے خلاف ہی گزشتہ برس دسمبر میں جب طلباء نے پرامن احتجاجی مظاہرہ کرنے کا ارادہ کیا تو انھیں اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ ہندوتو وادی طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ نے اس احتجاجی مظاہرے کو روکنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود 16 دسمبر کی شام کو اپنی کلاسز ختم ہو جانے کے بعد طلباء نے احتجاجی پروگرام منعقد کیا۔ تقریباً ایک گھنٹے چلے اس پروگرام میں 2019 کو کیے گئے پولیس مظالم پر تقاریر ہوئیں اور تعلیمی اداروں پر مبینہ فاشسٹ حملوں کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ اس سے اگلے دن یعنی گزشتہ 17 دسمبر کو یونیورسٹی انتظامیہ نے احتجاجی پروگرام میں پیش پیش رہے شعبہ ہندی کے ریسرچ اسکالر سوربھ کو وجہ بتاؤ نوٹس دے کر الزام لگایا گیا کہ مذکورہ 'احتجاجی پروگرام کا مقصد بدنیتی پر مبنی سیاسی ایجنڈہ تھا جو تعلیمی اداروں کو مفلوج کر دیتا ہے۔' یونیورسٹی انتظامیہ کا یہ الزام دراصل چوری اور سینہ زوری کے مترادف ہے۔ اس لیے کہ حکمراں طبقے کے سیاسی ایجنڈے میں ہی یہ بات شامل ہے کہ کسی بھی صورت میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں آزادی فکر کو نہ پنپنے دیا جائے اور فاشزم کے خلاف بلند ہونے والی آوازوں کو تعلیمی اداروں سے نکال باہر کیا جائے۔ بہرحال مذکورہ طالبعلم سوربھ نے یونیورسٹی انتظامیہ کے الزامات کو پوری طرح مسترد کرتے ہوئے گزشتہ 20 دسمبر کو 16 صفحات پر مشتمل اپنا جواب بھی بھیج دیا۔

لیکن اس جواب کو انتظامیہ نے ''غیر اطمینان بخش'' بتاتے ہوئے اسی فروری ماہ کی تین تاریخ کو ایک نوٹس بھیج کر سوربھ کو مطلع کیا کہ ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے ایک ڈسپلنری کمیٹی تشکیل دی جائیگی۔ اس تعلق سے کسی حتمی تاریخ کا ذکر نوٹس میں نہیں کیا گیا۔ احتجاجی طلباء کا کہنا ہے کہ انھوں نے اس نوٹس سے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ انھیں یونیورسٹی سے نکالا جائیگا۔ طلباء کا الزام ہے کہ ہمارے حقوق کو پوری طرح کچل دیا گیا ہے۔ اس کے بعد گزشتہ دس فروری کو طلباء نے سوربھ کے خلاف کی گئی۔

انتظامیہ کی کارروائی کی مخالفت میں ایک دھرنے اور احتجاجی پروگرام کا انعقاد کیا۔ چندروز پہلے یعنی 13 فروری کو یونیورسٹی کے چیف سکیورٹی افسر عبدالرشید کی قیادت میں سوتے ہوئے طلباء کو جبراً جگایا گیا اور انھیں ان کے ہاسٹلوں سے اٹھالیا گیا۔ فاشسٹ حکمرانوں کی کٹھپتلی انتظامیہ نے ان طلباء کو پولیس کو سونپ دیا۔ ان میں 14 طلباء شامل تھے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ اپنے تعلیمی معیار کے سبب نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں جانی جانے والی یہ یونیورسٹی ہنگاموں کی شکار ہے اور بے ضمیر انتظامیہ اور بزدل حکمراں طلباء کو جھکانے کے لیے تمام اوچھے ہتھکنڈے اپنا کر یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول کو تباہ کر رہے ہیں۔ شائد ان طاقتوں کا مقصد بھی یہی ہے۔ احتجاجی آوازوں سے خوفزدہ عناصر شائد چاہتے ہیں کہ ملک میں اس دانشور طبقے کو کو ابھرنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے جو فاشزم اور آمریت کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ احتجاجی آوازوں کا سامنا کرنے کا حوصلہ بزدل حکمرانوں میں نہیں ہے۔ جے این یو، دلّی یونیورسٹی اور ملک کی دیگر یونیورسٹیوں میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے یہاں دوہرانے کی ضروت نہیں۔ حکمراں چاہتے ہیں کہ ان اداروں میں صرف 'جی حضوری' کرنے والی نسل تیار کی جائے۔ حال ہی میں حکومت نے آرمی اسکولوں کو آر ایس ایس کی سرپرستی میں دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اندازہ لگائیے کہ بھگوا طاقتیں ملک کو کس سمت لے جانا چاہتی ہیں۔ فوجی اسکولوں کو سنگھ کے سپرد کرنے کے پس پشت کسی طرح کا سرکاری مالی بوجھ کم کرنا مقصد نہیں ہے اس لیے کہ ان اسکولوں کو حکومت کی طرف سے ملنے والی گرانٹ بدستور جاری رہنے کی تجویز ہے، لیکن اس طرح سے فوج کے سیکولر کردار کو بھی آہستہ آہستہ ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں پر سرکاری قدغن کا مقصد بھی دراصل یہی ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں بیٹھے ہوئے مفاد پرست اور بے ضمیر عناصر فرقہ پرستوں کی سازشوں کا آلہء کار بنے ہوئے ہیں اور اس طرح ملک کے مستقبل کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

تعلیمی اداروں کے علاوہ حکمرانوں کی آمریت کا نشانہ جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جانے والا میڈیا بھی ہے۔ حالانکہ ڈرپوک حکمراں میڈیا کو 'گودی میڈیا' یا درباری میڈیا بنا کر پہلے ہی اپنے مذموم مقصد کی طرف کامیابی سے گامزن ہیں، لیکن اس کے باوجود سوشل میڈیا اور پرائیویٹ یوٹیوب چینلوں و دیگر ذرائع ابلاغ میں وقتاً فوقتاً حکومت کو جس طرح نشانہ بنایا جاتا ہے اس سے حکمراں طبقہ نہ جانے کیوں خوفزدہ ہے۔

اس سلسلے کا تازہ واقعہ ایک تمل ویب سائٹ پر وزیر اعظم نریندر مودی سے متعلق ایک کارٹون کی اشاعت ہے۔ یہ کارٹون شائع ہونے کے بعد تمل ناڈو کے بی جے پی صدر نے اس پر اعتراض کیا اور اسے بغیر کسی جائز سبب بتائے متعلقہ وزارت کے ذریعہ بلاک کر دیا گیا۔ لیکن اب ایڈیٹرس گلڈ نے اس کارروائی پر حیرت ظاہر کرتے ہوئے اس کارروائی پر سخت تنقید کی ہے۔ گلڈ نے کہا ہے، ''کارٹون ہمیشہ سے صحافت کا ایک جائز وسیلہ رہے ہیں اور وکٹن ویب سائٹ کو اچانک بند کرنا افسران کے ذریعہ حدود سے تجاوز کی ایک بے شرمی سے بھری مثال ہے۔'' واضح رہے کہ اس کارٹون میں وزیر اعظم نریندر مودی کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سامنے زنجیروں سے جکڑے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کارٹون اور اسے شائع کرنے والی ویب سائٹ کو بلاک کر کے حکومت اس حقیقت کو بدل سکتی ہے کہ جس سے پوری دنیا واقف ہو چکی ہے اور 'وشوگرو' کی پوری دنیا میں توہین ہو رہی ہے؟

کیا اس سچّائی کو بھی بدلا جا سکتا ہے کہ ہمارے وزیر اعظم ٹرمپ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں ایک امریکی صحافی کے سوال کا جواب نہیں دے سکے اور ٹرمپ نے انتہائی توہین آمیز لہجے میں مودی سے کیے گئے سوال کا خود جواب دیا۔ بہرحال حقیقت یہ ہے کہ حکومت اپنے خوف کا ازالہ میڈیا اور اعلیٰ تعلیمی اداروں سے وابستہ طلباء کی آوازوں کو دبا کر کرنے کی ایک بزدلانہ پالیسی پر گامزن ہے، اور اس طرح ملک کی جمہوریت کے حال اور مستقبل دونوں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مذکورہ واقعات اس کا کھلا ثبوت ہیں۔

naqvisiraj58@gmail.com
Mobile:9811602330

XXXXXX

رمضان المبارک: رحمت مغفرت اور نجات کا مہینہ

رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں سب سے بابرکت اور قرآن کریم کے نزول کا مہینہ ہے جو روزہ دار کو نفس قابو میں رکھنے اور صراط مستقیم پر چلنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مدیحہ فصیح

رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں سب سے بابرکت مہینہ ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کے لیے ایک خصوصی روحانی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں عبادات کا تعلق اللہ کے قریب جانے اور خود کو بہتر بنانے سے ہے۔ رمضان کے حوالے سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی احکام اور ہدایات دی ہیں، جن کا مقصد انسان کی روحانی ترقی اور تقوی کو بڑھانا ہے۔ رمضان کا مہینہ اسلامی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ رمضان کی فضیلت کا آغاز اس وقت سے ہوا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے 23 سالوں کے دوران اللہ کے پیغامات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منتقل کیے۔ رمضان کا مہینہ اسی نزول قرآن کے حوالے سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ رمضان کا لفظ عربی زبان کے لفظ 'رمض' سے نکلا ہے جس کا معنی شدید گرمی یا گرمی کی شدت ہے۔ یہ مہینہ اس لیے رمضان کہلاتا ہے کیونکہ اس مہینے میں روزے رکھنے والے اپنے جسمانی تقاضوں کو شدید گرمی سے مقابلہ کرتے ہیں اور اپنی روحانی قوت کو بڑھاتے ہیں۔

رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں سب سے بابرکت مہینہ ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کے لیے ایک خصوصی روحانی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں عبادات کا تعلق اللہ کے قریب جانے اور خود کو بہتر بنانے سے ہے۔ رمضان کے حوالے سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی احکام اور ہدایات دی ہیں، جن کا مقصد انسان کی روحانی ترقی اور تقوی کو بڑھانا ہے۔ رمضان کا مہینہ اسلامی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ رمضان کی فضیلت کا آغاز اس وقت سے ہوا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے 23 سالوں کے دوران اللہ کے پیغامات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منتقل کیے۔ رمضان کا مہینہ اسی نزول قرآن کے حوالے سے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ رمضان کا لفظ عربی زبان کے لفظ 'رمض' سے نکلا ہے جس کا معنی شدید گرمی یا گرمی کی شدت ہے۔ یہ مہینہ اس لیے رمضان کہلاتا ہے کیونکہ اس مہینے میں روزے رکھنے والے اپنے جسمانی تقاضوں کو شدید گرمی سے مقابلہ کرتے ہیں اور اپنی روحانی قوت کو بڑھاتے ہیں۔

قرآن کریم میں رمضان کے تعلق سے اللہ کے احکام

قرآن کریم میں رمضان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح احکام دیئے ہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۳ میں فرمایا 'اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ'۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کو فرض قرار دیا ہے اور ان کا مقصد انسان کی روحانیت کو بہتر بنانا اور تقویٰ حاصل کرنا بتایا ہے۔ روزے کا مقصد صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں بلکہ اپنے نفس کو کنٹرول کرنا، بدی سے بچنا اور اللہ کے راستے پر چلنا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی فضیلت کے حوالے سے کئی احادیث فرمائیں، جو اس مہینے کی اہمیت کو بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے (بخاری)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث ہے؛ جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور اللہ کی رضا کی خاطر رکھے گا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (بخاری)۔ یہ حدیث رمضان کی عظمت کو بیان کرتی ہے کہ یہ مہینہ گناہوں کے معافی کا دروازہ ہے، جو شخص اللہ کے حکم کے مطابق رمضان کے روزے رکھے گا، اس کی روحانی صفائی ہوگی اور اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

رمضان کے تین عشروں کی فضیلت

رمضان کے مہینے کو تین عشروں میں تقسیم کیا جاتا ہے، اور ہر عشرہ اپنی خاص فضیلت رکھتا ہے۔ پہلا عشرہ رحمت کا عشرہ کہلاتا ہے۔ اس عشرے میں اللہ اپنے بندوں پر اپنی خاص رحمتیں نازل کرتا ہے اور روزہ داروں کو اپنے قریب کر لیتا ہے۔ دوسرا عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے۔ اس دوران اللہ اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں کی بخشش دیتا ہے۔ اس عشرے میں اللہ کے وعدے کے مطابق بندے اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ تیسرا عشرہ جہنم کی آگ سے نجات کا عشرہ ہے۔ اس دوران اللہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے اور ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

رمضان میں خاص عبادات اور دعائیں کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، نفل نمازیں پڑھنا اور خاص طور پر تراویح کی نماز پڑھنا رمضان کے مخصوص عبادات میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، رمضان میں دعائیں بھی بہت فضیلت رکھتی ہیں جیسے دعاء رمضان: "اللّٰھم اجعلنا من عتقائ ※ من النار" (اے اللہ ہمیں اپنی آگ سے آزاد کر دے)؛ دعاء سحری: "اللّٰھم بار ※ لنافي سحورنا" (اے اللہ! ہمارے سحر میں برکت ڈال دے)۔

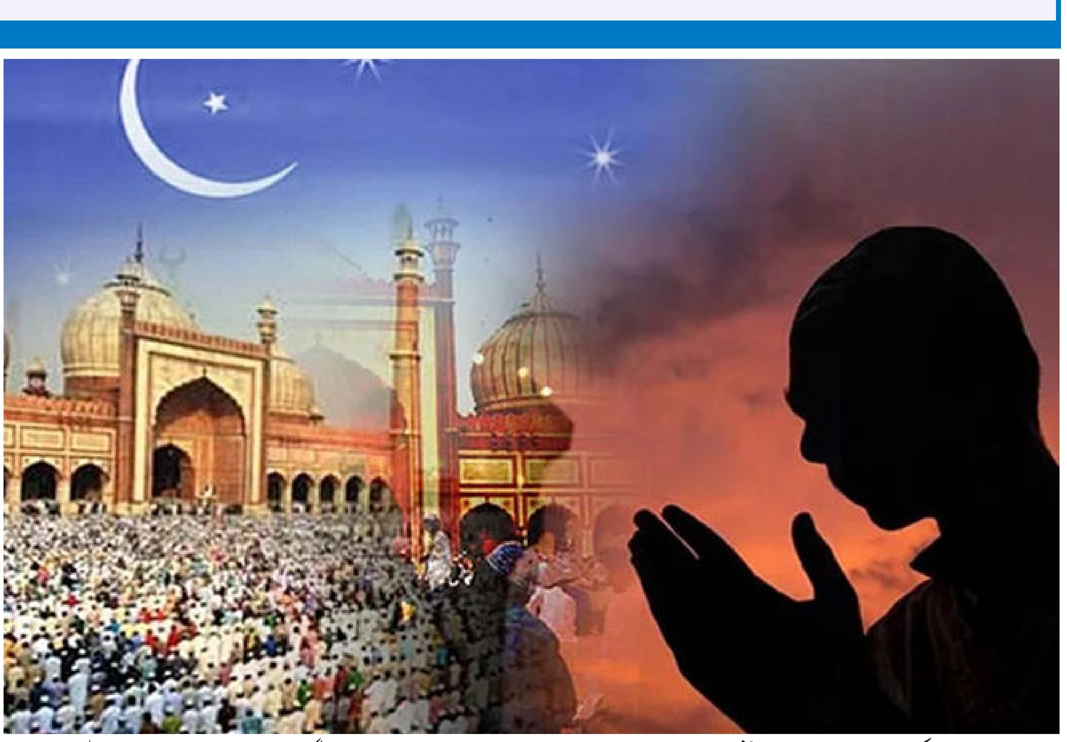

اعتکاف کی اہمیت اور فضیلت

اعتکاف رمضان کے مہینے کی ایک اہم عبادت ہے۔ اعتکاف عربی لفظ 'ع ※ ف' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کسی جگہ ٹھہرنا، کسی کام میں مصروف ہونا یا کسی جگہ پر قیام کرنا۔ اسلامی اصطلاح میں اعتکاف کا مطلب ہے کسی مخصوص جگہ پر، خاص طور پر مسجد میں، اللہ کی عبادت اور ذکر کے لیے پوری طرح مصروف ہوجانا اور دنیاوی کاموں سے دلی طور پر کنارہ کشی اختیار کرنا۔ اعتکاف میں انسان مکمل طور پر عبادت میں مشغول رہتا ہے، دنیاوی مشاغل کو ترک کر دیتا ہے، اور اللہ کے ساتھ اپنے روحانی تعلق کو مزید مستحکم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، اور آپ ؐ کا یہ عمل مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑی سنت ہے۔

اعتکاف کی عبادت میں بے شمار روحانی فوائد اور فضیلتیں ہیں۔ اعتکاف کرنے والے انسان کا دل اور روح اللہ کی محبت اور قربت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ اعتکاف انسان کو گناہوں سے بچنے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ نفل عبادات اور ذکر کے ذریعے اللہ کی مغفرت کی امید ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اعتکاف میں بیٹھا اور اس دوران اللہ کی رضا کے لیے عمل کرتا رہا، اللہ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے (صحیح بخاری)۔ اعتکاف رب کے ساتھ ایک خاص تعلق قائم کرتا ہے۔ سکون اور اطمینان کا ذریعہ بنتا ہے، جس کا انسان کو عام زندگی میں فقدان ہوتا ہے۔ اعتکاف میں قرآن کی تلاوت اور فہم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ انسان اللہ کی کتاب کے ساتھ اپنے تعلق کو مستحکم کرتا ہے اور قرآن کی ہدایات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اعتکاف کے دوران، انسان کو اپنی عبادات کو مکمل طور پر اللہ کے لیے خالص اور اخلاص کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔

اعتکاف کے دوران مسجد میں پانچ وقت کی نمازیں باجماعت پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن کی تلاوت اور اس پر غور وفکر کرنا ایک اہم عبادت ہے۔ اللہ کا ذکر اور دعائیں پڑھنا، اللہ سے مغفرت اور رحمت کی طلب کرنا، اعتکاف کی عبادات میں شامل ہے۔ نفل نمازیں، مثلاً تہجد کی نماز بھی اعتکاف کا حصہ ہیں۔ اعتکاف کا مقصد صرف عبادات نہیں ہے، بلکہ اس دوران انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ اور تزکیہ بھی کرنا ہوتا ہے۔ دنیاوی مشاغل سے دور رہ کر انسان اللہ کے راستے میں اپنی کمیوں کو دیکھتا ہے اور اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

لہٰذا رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ کی رحمت اور مغفرت کی بارش ہوتی ہے۔ اس مہینے میں عبادات کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور انسان کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا بہترین موقع ملتا ہے۔ رمضان میں روزے رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، نفل عبادات کرنا اور اعتکاف میں بیٹھنا انسان کے روحانی ارتقاء کے لیے اہم ہیں۔ اس مہینے کی فضیلت اور اہمیت سے مسلمان اپنے زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں اور اللہ کے قریب جا سکتے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔

(ترمذی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

بجٹ میں بچوں کو نظر انداز کیا گیا

بچوں کو کسی بھی قوم کا مستقبل کہا جاتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ قوموں کی ترقی کا دارومدار اس کی نوجوان نسل کی فلاح و بہبود پر ہے تو یہ ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ ہندوستان وہ ملک ہے جہاں دنیا کی سب سے زیادہ کم عمر آبادی موجود ہے اور یہ تعداد وقت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ملک میں 18 سال سے کم عمر بچوں کی تعداد تقریباً 47 کروڑ تھی جو اس وقت کی کل آبادی کا تقریباً 39 فیصد بنتی تھی۔ اگرچہ حالیہ سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں لیکن موجودہ آبادی کے تناسب کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں بچوں کی تعداد اب بھی 40 کروڑ سے زیادہ ہوگی۔ لیکن کیا محض تعداد کا بڑھنا کسی ملک کیلئے فخر کا باعث ہوسکتا ہے جب کہ ان بچوں کو زندگی کے بنیادی حقوق اور ضروریات ہی میسر نہ ہوں؟ آج ہندوستان میں لاکھوں بچے غذائیت کی کمی، ناقص تعلیمی نظام اور بنیادی صحت کی سہولیات سے محروم ہیں۔ حکومتیں بلند و بانگ دعوے کرتی ہیں لیکن جب عملی اقدامات کا وقت آتا ہے تو یہ سب زبانی جمع خرچ ثابت ہوتے ہیں۔

حال ہی میں پیش کیے گئے مرکزی بجٹ میں بچوں کیلئے مختص رقم میں محض 5.65 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے جو دیکھنے میں ایک مثبت اعداد و شمار لگتا ہے، لیکن حقیقت میں اس کا مطلب کچھ نہیں۔ اس اضافے کو اگر افراط زر کی شرح کے مطابق پرکھا جائے تو حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حقیقی معنوں میں یہ اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ مزید برآں جب اس بجٹ کا مجموعی قومی آمدنی یا جی ڈی پی کے تناسب سے موازنہ کیا جائے تو تصویر اور بھی بھیانک ہو جاتی ہے۔ گزشتہ مالی سال میں 'بچوں کے بجٹ' کا تناسب جی ڈی پی کے 0.34 فیصد کے برابر تھا جو اس سال مزید کم ہو کر 0.33 فیصد رہ گیا ہے۔ یعنی جہاں ضرورت اس بات کی تھی کہ اس بجٹ میں زبردست اضافہ کیا جاتا، وہیں حکومت نے اس میں مزید کمی کر دی۔ یہ رجحان کوئی نیا نہیں بلکہ گزشتہ ایک دہائی سے مسلسل بچوں پر حکومتی اخراجات میں کمی کی جا رہی ہے۔

ایک دہائی قبل 13-2012 میں بچوں کی صحت، تعلیم اور تحفظ پر حکومتی اخراجات مجموعی قومی اخراجات کا 4.76 فیصد تھے جو آج 2.29 فیصد پر آ چکے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نہ صرف مرکزی حکومت بلکہ کئی ریاستی حکومتیں بھی بچوں کے حقوق اور فلاح و بہبود کو نظر انداز کر رہی ہیں۔ مغربی بنگال کی مثال ہی لیجیے، یہاں بچوں کی تعلیم کی صورتحال ابتر ہوتی جا رہی ہے اور ریاستی حکومت کی بے حسی قابل مذمت ہے۔

دوسری جانب حکومت بڑے جوش و خروش سے خواتین کیلئے کیے جانے والے اقدامات کا چرچا کر رہی ہے۔ بجٹ میں صنف پر مبنی مختص میں نمایاں اضافہ کرتے ہوئے اسے 8.86 فیصد کر دیا گیا ہے جو کہ گزشتہ سال کے 6.8 فیصد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ خواتین کیلئے 4.49 لاکھ کروڑ کا تاریخی بجٹ مختص کیا گیا ہے اور وزارت خواتین و اطفال کی اسکیموں کو بھرپور فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ ایک مثبت قدم ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بچوں کے مسائل کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ کسی بھی قوم کی خواتین اسی وقت مضبوط ہوسکتی ہیں جب ان کے بچے صحت مند، تعلیم یافتہ اور محفوظ ہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو خواتین کو ترقی کے مواقع دیے جائیں اور دوسری طرف ان کے بچوں کیلئے بنیادی وسائل تک فراہم نہ کیے جائیں؟

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہندوستانی معاشرے میں بچوں کی بہبود کو ہمیشہ ثانوی حیثیت دی گئی ہے۔ امیر طبقہ اپنے بچوں کو مہنگے نجی اسکولوں میں داخل کروا کر مطمئن ہو جاتا ہے جبکہ غریب اور متوسط طبقے کے بچے حکومت کی بے حسی کا شکار بن جاتے ہیں۔ سول سوسائٹی بھی اس مسئلے پر خاموش ہے جو اس بے حسی کو مزید تقویت دیتی ہے۔ اگر آج بچوں کے حقوق کی پامالی پر آواز نہ اٹھائی گئی تو آنے والے برسوں میں اس کے تباہ کن نتائج بھگتنا ہوں گے۔ بچوں کے ساتھ اس بے حسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ صحت اور تعلیم کے فقدان کی وجہ سے ایک غیر مستحکم اور کمزور معاشرہ تشکیل دیں گے۔ جس ملک میں بچوں پر خرچ ہونے والا بجٹ مسلسل کم ہو رہا ہو، وہاں کس طرح امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مستقبل میں ایک ترقی یافتہ قوم کے طور پر ابھرے گا؟ حکومت کو اگر واقعی ملک کے مستقبل کی فکر ہے تو اسے فوری طور پر بچوں کی صحت، تعلیم اور تحفظ کیلئے بڑے پیمانے پر بجٹ مختص کرنا ہوگا۔

یہ وقت خوشنما الفاظ اور اشتہاری مہمات کا نہیں بلکہ عملی اقدامات کا ہے۔ ہندوستان کے بچوں کو صرف خواب دکھانے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے جو ان کے بہتر مستقبل کی ضمانت دے سکیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں ہر دوسرا بچہ غذائی قلت کا شکار ہو، جہاں لاکھوں بچے تعلیم سے محروم ہوں وہاں حکومت کی اولین ترجیح بچوں کے مسائل حل کرنا ہونی چاہیے، نہ کہ ان کے بجٹ میں کٹوتی کرنا۔ یہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے کہ قوم کے معماروں کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے سنجیدہ، مستقل اور موثر اقدامات کیے جائیں۔

مدارس اسلامیہ کی فیض رسانی ہر دور میں لازوال نعمت

مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ گزری بازار میرٹھ میں جشن دستاربندی و رسم ختم بخاری شریف

میرٹھ (نامہ نگار)
سرزمین میرٹھ کا عالمی شہرت یافتہ ادارہ مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ کے وسیع وعریض میدان میں ایک روزہ تعلیمی کانفرنس وعظیم الشان جلسہ دستار بندی و جشن ختم بخاری شریف منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی عالیجناب عزت مآب بھیا شیخ غلام قطب الدین صاحب صابری (مہتمم مدرسہ ھذا) وصدارت شہزادہ محبوب العلماء حضرت علامہ الحاج محمد شمس قادری صاحب (پرنسپل مدرسہ ھذا) وحمایت پیر طریقت حضرت مولانا محمد حمید اللہ خان صاحب قادری ابراہیمی علیمی (سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ ابراہیمیہ علیمیہ سراوہ شریف ہاپوڑ) وقیادت نبیرہ صابری بلبل پیر طریقت حضرت فرید میاں صاحب (سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ صابریہ لطیفیہ سیکری شریف مظفرنگر) اور نظامت نباض قوم وملت حضرت علامہ محمد رئیس احمد صاحب جامعی فرماتے ہوئے تلاوتِ کلامِ پاک کے لئے حافظ وقاری مولانا محمد صدام حسین صاحب کو مدعو کیا۔ اس سے قبل بعد نماز عصر عمدۃ المحدثین استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب مصباحی استاذ حدیث مدرسہ ھذا نے اپنی زبان فیض ترجمان سے دورہ حدیث کے فارغین علماء کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھا کر ختم بخاری شریف کرائی اور عظمت حدیث و امام بخاری کی حیات و خدمات پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو کارآمد نصیحتوں سے نوازا۔ منتظمین ومعاونین ادارہ اور اہل میرٹھ کے حق میں خصوصی دعا فرمائی۔ بعدہ ناظم موصوف نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شاعر خصوصی حضرت مولانا محمد جمال الرافع صاحب و شاعر اسلام حضرت مولانا محمد سیف خالد صاحب اور بلبل باغ مدینہ حافظ محمد نسیم صاحب کو پیش کیا جنہوں نے اپنی دلکش ومترنم آواز اور پرمغز کلام کے ذریعہ پر کیف سماباندھا۔ اس کے بعد ملک وملت کے مشاہیر علماء کرام و خطباء اسلام نے تقریریں پیش فرمائیں بالخصوص مہمان خطیب مفکر اسلام حضرت علامہ عبیداللہ خان صاحب قبلہ اعظمی سابق ممبر آف پارلیمنٹ دہلی نے اصلاح معاشرہ کے اہم گوشوں کو واضح کرتے ہو؟ فرمایا کہ ہم اس مذہب مہذب سے تعلق رکھتے ہیں جس کے داعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے سنگلاخ زمین پر اپنے اخلاق وکردار سے بہترین انسانی اقدار کی فصلیں اگائیں اور قیامت تک کے لئے پوری دنیا بالخصوص دیگر مذاہب کے لئے اسلام کو ایک نمونہ عمل مذہب بنادیا۔ لہذا دعوت واشاعت کے لئے ایک منظم اور متحرک انقلاب کی ضرورت ہے اور یہ ذمہ داری صرف علماء ومشائخ ودانشوران ملت کی ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر ہر ایک اس انسان کی ہے جس نے داعء اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کی اور مذہب مہذب کے دامن میں پناہ لی۔ ان کے بعد مفتی اعظم میرٹھ حضرت علامہ مفتی محمد اشتیاق القادری صاحب مصباحی نے دینی وعصری تعلیم کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ علم وہ جوہر ہے جو قوموں کی تقدیر سنوارتا ہے۔ علم کے دامن میں پناہ لینے والی قوم فاتح زمانہ کہلاتی ہے اور علم سے بے پرواہ قوم دنیا کی ٹھوکروں میں رہتی ہے۔ علم جہاں دنیا میں سرخروئی اور عقبیٰ میں کامیابی کی کلید ہے وہیں شعور و آگہی، جینے کا سلیقہ، اچھے برے کی تمیز اور کھرے کھوٹے کی پہچان کراتا ہے۔ علم نہ ہوتو بندہ حق وباطل میں امتیاز نہ کرپائے اور سفید وسیاہ میں فرق نہ کرسکے۔
اخیر میں حضرت علامہ نور محمد صاحب جگر مصباحی نے باہر سے آ؟ ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہو؟ امت مسلمہ کو یہ پیغام دیا کہ دینی مدارس اسلامی تعلیمات، دینی ودنیوی اقدار وروایات کی نشرواشاعت کا سرچشمہ ہیں۔ یہاں نسل انسانی کو نہ صرف ایک سچا پکا مسلمان بنایا جاتا بلکہ اسے کامل انسان بھی بنایا جاتا ہے اور مدارس اسلامیہ کی فیض رسانی ہر دور میں لازوال نعمت رہی ان کی فلاح و بہبود اور تعمیر وترقی کے لئے کوشاں رہنا قوم وملت کے ہر فرد کی اہم ذمہ داری ہے۔
اس روح پرور منظر میں بزرگ علماء کرام ومشائخ عظام کے مقدس ہاتھوں سے فارغ ہونے والے علماء و حفاظ کے سروں پر دستار باندھی گئی اور اسناد سے نوازے گئے۔ حاضرین نے فارغین کی گل پوشی کر کے خیر مقدم کیا اور ان کے اساتذہ اور منتظمین ادارہ کو مبارکباد پیش کی۔ اس کے بعد مجاہد سنیت حضرت علامہ مولانا غلام اشرف صاحب عرف (اشرفی بابا) نے عالم جذب وکیف کے ساتھ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ صلاۃ وسلام پیش کیا۔
آخر میں حضرت علامہ مفتی محمد واصف صاحب مرکزی (استاذ مدرسہ ھذا) نے ملک وملت کے لئے خصوصیت کے ساتھ اہل میرٹھ اور مدرسہ ھذا کے عمومی و خصوصی معاونین کی صحت وتندرستی اور کاروبار کی ترقی و خوشحالی کے لئے دعا فرمائی۔ پروگرام میں سیکڑوں کی تعداد میں علماء کرام، صوفیاء اسلام اور ائمہ مساجد نے شرکت فرمائی۔ خصوصیت کے ساتھ حضرت علامہ مولانا مسیح الدین صاحب، حضرت مولانا شہاب الدین صاحب، حضرت حافظ محمد عمران عالم صاحب، حضرت حافظ پرواز عالم صاحب، جناب الحاج محمد الیاس صاحب متھرا، صوفی محمد علی صاحب غازی آباد، تاج محمد لال کرتی، حضرت قاری محمد اسرار صاحب دہرہ، جناب الیاس صاحب عرف ننھے بھائی، مولانا محمد مسعود رضا صاحب، ماسٹر تاجدار احمد خان صاحب، بھیا مظہر الدین صاحب، بھیا غلام شمس الدین صاحب، جناب بھیا عارف الدین صاحب صابری، جناب حافظ سید کرامت صاحب، جناب محمد متین خان صاحب، جناب الحاج انتخاب عالم صاحب، جناب حافظ عابد صاحب، بھیا ندیم حسن صاحب، جناب محمود لطیفی صاحب، جناب شہباز عالم صاحب، جناب محمد اکرم قادری صاحب، جناب الحاج بھیا حامد صاحب صابری، بھیا بدر الدین صاحب صابری، بھیا افضال محی الدین صاحب لطیفی، جناب محمد انیس صاحب اے سی والے، جناب اقبال نوری صاحب، سید مہتاب علی صاحب، جناب محمد ہارون وغیرہ شامل ہیں۔ نوجوانان لال کرتی، نوجوانان شاہ پیر گیٹ، نوجوانان قصبہ غوث پور، فریدنگر، جہانگیر پور، دہرہ کے لوگوں کی شرکت اور خاص تعاون رہا۔

ہاتھرس حادثہ: متاثرین نے 'بھولے بابا' کو کلین چٹ دیے جانے پر سوال اٹھایا، ناانصافی قرار دیا

ہاتھرس (ایجنسی):
اتر پردیش کے ہاتھرس میں جولائی 2024 کے دوران منعقدہ ایک مذہبی جلسے میں بھگدڑ کے نتیجے میں 121 افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ اس سانحے میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے افراد نے حکومت کی جانب سے مقرر کردہ عدالتی کمیشن کی رپورٹ پر سخت اعتراض کیا ہے، جس میں معروف مذہبی رہنما 'بھولے بابا' عرف سورج پال کو کلین چٹ دی گئی ہے۔
حادثے میں اپنی ماں، بیوی اور بیٹی کو کھونے والے ونود کمار نے اپنے درد کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''ہم نے اس سانحے میں اپنے پیاروں کو کھو دیا، اب ہم کر بھی کیا سکتے ہیں؟ جو ہونا تھا، وہ ہو چکا۔ ہم زیادہ پڑھے لکھے بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ کسی کے خلاف کچھ کر سکیں۔''
اسی حادثے میں اپنی بہو کو کھونے والی کرن دیوی نے بھی اس فیصلے کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا، ''ہم نے اپنے گاؤں کے کئی لوگوں کو کھو دیا۔ بہت سی خواتین اس جلسے میں شریک ہوئی تھیں۔ ہم اس حادثے کو کبھی بھول نہیں سکتے۔''
سماعت کے دوران، حادثے کے منتظمین کے وکیل مکیش چوہان نے کمیشن کی رپورٹ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات میں یہ سامنے آیا کہ 'بابا' کا اس حادثے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ ان کے مطابق، بھگدڑ ایک افواہ کی وجہ سے مچی، اور اس میں شامل کچھ افراد پہلے ہی جیل میں ہیں۔
قابل ذکر ہے کہ اس حادثے کی تحقیقات کے لیے حکومت نے تین رکنی عدالتی کمیشن قائم کیا تھا، جس کی قیادت ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج برجیش کمار شریواستو نے کی۔ کمیشن نے اپنی تحقیقات میں 'بابا' کو کلین چٹ دے دی، جس پر متاثرین کے اہل خانہ نے سخت ناراضی ظاہر کی ہے۔

قرآن لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے: مولانا خالد غازیپوری

مدرسہ باب العلوم مخدوم پور جلسہ دستار بندی کا اہتمام

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے، یہ کتاب پوری انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ ہے، اللہ نے اس کو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے نازل فرمایا ہے اس لئے قرآن کے صحیح پیغام کو عام کرنے کی ضرورت ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد خالد ندوی غازیپوری استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے مدرسہ باب العلوم مخدوم پور میں جلسہ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔
انہوں نے کہا کہ قرآن کریم دنیا کی واحد ایسی کتاب ہے جو لوگوں کو گمراہی چھوڑ کر سیدھا راستہ دکھاتی ہے اور انسانیت کی خدمت کی دعوت دیتی ہے۔ مولانا ندوی نے کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس زمین کی سب سے عظیم اور مقدس کتاب قرآن مجید کو زبانی یاد کر اپنے سینے میں محفوظ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بارگاہ الٰہی میں نفسی نفسی ہوگی اور ماں باپ، بھائی بہن بھی ایک دوسرے کے کام نہیں آئیں گے اور اس نفسی نفسی کی صورت میں حافظ قرآن بخشش کا ذریعہ بنیں گے۔
مولانا محمد جاوید ندوی امام و خطیب عیدگاہ بسواں، سیتاپور نے کہا کہ حامل القرآن طلباء کے لئے یہ عظیم تاج الوقار ہے کہ انہوں نے حفظ کلام اللہ کر کے اپنے مقدر سنوارے، انہوں نے کہا کہ جو قرآن پاک کی قدر کرے گا اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے گا اس کو دونوں جہاں میں عزت ملے گی اور جو اس کے برعکس کرے گا ذلت ورسوائی اس کا مقدر ہوگی۔ دریں اثنا علماء کرام کے بدست حفاظ کرام کی دستار بندی عمل میں آئی۔ اس موقع پر مولانا محمد شریف، مولانا محمد ارشد قاسمی، مولانا شکیل احمد ندوی، مفتی محمد خالد، مولانا عبد الرحمٰن ندوی، ڈاکٹر انور حسین خاں، مولانا خالد مظاہری، مولانا محمد سراج، حافظ راحت اللہ، مولانا محمد طارق، مولانا محمد قاسم، قاری محمد مسعود، مولانا عاصم ندوی، حافظ محمد شعبان، صحافی محمد عمار راشد سمیت قرب و جوار کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔ جلسہ کے اختتام پر مہتمم مدرسہ مولانا محمد حارث قاسمی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مدرسہ اسلامیہ فیضان العلوم میں تکمیل حفظ قرآن کی روح پرور تقریب

سعادت گنج، بارہ بنکی: (پریس ریلیز): مدرسہ اسلامیہ فیضان العلوم، انوپ گنج پوسٹ سعادت گنج میں ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں طالب علم محمد شاداب بن مرحوم زبیر احمد کی تکمیل حفظِ قرآن کی خوشی میں اس کی دستار بندی کی گئی۔
اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد عارف کاشفی نے حفظِ قرآن کی فضیلت اور حفاظِ کرام کے بلند مقام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حافظِ قرآن کا مرتبہ اسلام میں انتہائی بلند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حافظِ قرآن اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور قیامت کے دن ان کے والدین کو نورانی تاج پہنایا جائے گا۔ تقریب میں مدرسے کے اساتذہ، معزز شخصیات اور اہلِ علاقہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جن میں حافظ محمد عمیر، مینیجر مدرسہ سیٹھ محمد ارشاد، نائب مینیجر الحاج ماسٹر انتظار، انوار فیضانی، ماسٹر محمد رفیق، ماسٹر محمد الیاس، ماسٹر محفوظ الرحمٰن، ماسٹر محمد عتیق، ماسٹر محمد راشد، اور عبدالعلیم انصاری کی شرکت قابل ذکر رہی۔ اس موقع پر مقررین نے دینی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور محمد شاداب کی محنت کو سراہتے ہوئے اسے اور اس کے اساتذہ کو مبارکباد پیش کی۔ پروگرام کا اختتام دعا اور حافظِ قرآن کی دستار بندی کے ساتھ ہوا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

غزہ کے حوالے سے میرا منصوبہ اچھا لیکن اسے مسلط نہیں کروں گا: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی):
امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو دیے گئے ایک بیان میں کہا ہے کہ غزہ کے حوالے سے ان کا منصوبہ اچھا ہے لیکن وہ اسے مسلط نہیں کریں گے اور وہ صرف اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ غزہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور اگر اس کے باشندوں کو انتخاب کی آزادی دی گئی تو وہ اسے چھوڑ دیں گے۔ امریکی صدر نے کہا کہ غزہ ایک شاندار محل وقوع ہے اور اسرائیل کا ماضی میں اسے ترک کر دینا قابل اعتراض ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے چند روز قبل اعلان کیا تھا کہ وہ غزہ کو خریدنے اور اس کی ملکیت حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ساحلی پٹی کے کچھ حصے مشرق وسطیٰ کے دیگر ملکوں کو تعمیر نو کی کوششوں میں مدد کے لیے دے سکتے ہیں۔ انہوں نے اس وقت ان ملکوں کی وضاحت نہیں کی تھی۔ تاہم بعد میں وہ فلسطینی پٹی کو خالی کرنے کے خیال کو برقرار رکھتے ہوئے اسے خریدنے کی بات سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ غزہ کو مستقبل کی ترقی کے لیے ایک اچھے مقام میں بدل دے گا۔
ان کی اس اچانک تجویز کو بین الاقوامی سطح پر اور عرب دنیا کی جانب سے کڑی تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ تمام عرب ملکوں نے فلسطینیوں کے حق واپسی اور غزہ سے ان کی نقل مکانی کو مسترد کر دیا۔ مغربی ملکوں اور امریکہ کے اتحادیوں نے بھی واضح کیا کہ وہ مسئلہ فلسطین کے دو ریاستی حل کے موقف پر قائم ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ غزہ کی آبادی کی نقل مکانی انسانی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے اور فلسطین کے حوالے سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ دوسری طرف ٹرمپ کی اس تجویز کی اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے کھل کر حمایت کی اور کہا کہ ٹرمپ کا خیال اچھا اور بے مثال ہے اور ایک معقول حل فراہم کر رہا ہے۔ جمعرات کو مشرق وسطیٰ کے لیے امریکی ایلچی سٹیفن وٹ کوف نے صورت حال کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ صدر ٹرمپ کے غزہ کے منصوبے کا مقصد فلسطینیوں کو بے گھر کرنا نہیں ہے۔ غزہ کے مستقبل کے بارے میں یہ بات چیت اس نہج پر ہو رہی ہے کہ فلسطینیوں کے لیے بہتر مستقبل کیسے تلاش کیا جائے۔
4 فروری کو ٹرمپ نے تجویز پیش کی کہ امریکہ غزہ کی پٹی کا کنٹرول سنبھالے اور مصر اور اردن سمیت دیگر مقامات پر فلسطینیوں کو دوبارہ آباد کرے۔ یہ تجویز بین الاقوامی طور پر مسترد ہو گئی۔ لیکن وِٹکوف نے سعودی خودمختار دولت فنڈ سے منسلک ایک غیر منافع بخش تنظیم کی میزبانی میں میامی میں فیوچر انویسٹمنٹ انیشی ایٹو کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ پر ٹرمپ کے تبصرے گزشتہ 50 سالوں میں تجویز کردہ حل کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ نے غزہ کی پٹی میں بڑے پیمانے پر تباہی مچا دی ہے۔ اسے غیر پھٹنے والے ہتھیاروں سے بھر دیا گیا ہے۔ لوگوں کی واپسی کے لیے کوئی راستہ تلاش کرنا ناممکن ہو گیا۔ وِٹکوف نے مزید کہا کہ اس کے لیے بہت زیادہ صفائی، تخیل اور ایک شاندار ماسٹر پلان کی ضرورت ہوگی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نقل مکانی کے لیے کسی منصوبے پر عمل کر رہے ہیں۔ جب صدر اس بارے میں بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہر ایک کو یہ سوچنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ فلسطینی عوام کے لیے کیا بہترین حل ہے۔ وٹ کوف نے مزید کہا کہ مثال کے طور پر کیا وہ وہاں کسی گھر میں رہنا چاہتے ہیں یا کیا وہ بہتر جگہ پر جانے کا موقع حاصل کرنا پسند کریں گے تاکہ نوکریاں، کاروبار کے مواقع اور بہتر مالی امکانات حاصل کرنے کیے جاسکیں۔

دو ریاستی حل کو مکمل نافذ کرنے پر زور دیتے ہیں: سعودی وزیر خارجہ

ریاض (ایجنسی): سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی میں جنگ کے نتیجے میں بنیادی ڈھانچے کی تباہی ہوئی اور ساری برادری کی نقل مکانی ہوئی۔ اس وقت تعمیر نو کی اہمیت ہے۔ پٹی میں ضرورت مندوں تک غیر محدود انسانی رسائی کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا یہ مستقل حل خطے میں پائیدار استحکام کے حصول کی کلید کی ضمانت دیتا ہے۔ جنوبی افریقہ میں جی 20 وزرائے خارجہ کے اجلاس میں اپنی تقریر میں سعودی وزیر خارجہ نے دو ریاستی حل کو مکمل طور پر نافذ کرنے اور فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کو ایک فریم ورک کے اندر یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا یہ حل سب کے لیے طویل مدتی امن اور سلامتی کو لاتا ہے۔ دریں اثنا سعودی وزیر خارجہ نے کہا کہ شام میں استحکام کا حصول اقتصادی بحالی کے ساتھ ساتھ تعمیر نو پر عمل درآمد کی ضرورت پر منحصر ہے۔ انہوں نے شام پر سے پابندیاں ہٹانے کے علاوہ علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہے۔
ایک متعلقہ سیاق وسباق میں سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے مشرق وسطیٰ کے خطے کے لیے ایک سیاسی ویژن پیش کیا۔ اس ویژن کا خلاصہ ان عناصر میں تھا کہ معاشی تعاون کی قدر کو سمجھا جائے اور مکالمے کی تقدیس کی روشنی میں استحکام کو بڑھایا جائے۔ اگر ہم صحیح انتخاب کرتے ہیں، ترقی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اور علاقائی انضمام کو تحریک دیتے ہیں تو ہم اس بات کو یقینی بنانے میں کامیاب رہیں گے کہ سیاسی تنازعات کی وجہ سے معاشی ترقی پٹری سے نہ اترے اور ہم واضح ذمہ داری اور مشترکہ عزم کے ساتھ کام کریں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر ہم قوانین پر مبنی بین الاقوامی نظام کے تحفظ اور پائیدار امن کو ترجیح دینے کے لیے پرعزم رہیں تو ہم لبنان کے حوالے سے خطرات پر قابو پا سکتے ہیں اور مزید استحکام حاصل کر سکتے ہیں۔ جمہوریہ لبنان کے صدر کا انتخاب ایک اہم قدم ہے۔ حکومت کی تشکیل ایک خوش آئند موقع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی معاہدے کے مکمل نفاذ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔
سوڈان کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا سوڈان کی صورتحال اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ کو تصفیہ کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اور سلامتی اور اقتصادی بحالی کے لیے ایک سیاسی حل یقینی بنانے کے لیے مستقل بین الاقوامی شرکت موجود رہے۔ انہوں نے کہا کہ تجارت تمام ممالک کے مفاد میں ہے۔ سعودی عرب بحیرہ احمر میں نیوی گیشن کی حفاظت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ سعودی عرب سمندری راستے کو متاثر کرنے والی کسی بھی سرگرمی کو روکنے کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ بحری جہاز رانی کی آزادی پوری دنیا کے مفادات سے متعلق ایک بین الاقوامی مطالبہ ہے۔ ہم کسی بھی ایسی سرگرمی کو روکنے کا مطالبہ کرتے ہیں جو نیوی گیشن کی حفاظت کو متاثر کرتی ہو۔

غالب اکیڈمی میں محفل کلام غالب کا انعقاد

نئی دہلی (پریس ریلیز)
وزارت ثقافت حکومت ہند کے تعاون سے غالب کے 156 ویں یوم وفات اور غالب اکیڈمی کے 56 ویں یوم تاسیس کی مناسبت سے گزشتہ روز غالب اکیڈمی نئی دہلی میں محفل کلام غالب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بیگم اختر کی سب سے کم عمر شاگردہ سینئر غزل سنگر ریکھا سوریہ نے کہا کہ غزل ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں صوفیانہ عشقیہ مضامین کے ساتھ ساتھ دنیا کے تمام موضوعات فلسفہ اور سیاست پر بھی شعر کہے گئے ہیں، غالب کی عشقیہ غزلیں گانے کے لیے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ اس موقع پر جیسس میری کالج کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر انو پما سریواستو نے مترنم آواز میں کئی غزلیں پیش کیں، جن میں یہ'' نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا، نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا، ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے، آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک، کوئی امید بر نہیں آتی، دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی، درد سے میرے ہے تجھ کو بیقراری ہائے ہائے وغیرہ'' انو پما نے اس انداز میں غزلیں پیش کیں جس سے سامعین نے خوب داد دی۔ طبلے پر تنویر احمد خان پر ساتھ دیا اور ہارمونیم پر منیش شرما، گیٹار پر گی نے ساتھ دیا۔ اس موقع پر غالب اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر جی آر کنول نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ غالب کے زمانے میں موسیقی کا رواج تھا خود غالب کی غزلیں ان کے زمانے میں گائی جاتی تھیں۔ غالب کو بھی موسیقی کا علم تھا اس لیے سنگر کو طرز بنانے میں آسانی ہوتی ہے غالب کی غزلیں گانے سے آرٹسٹ کی شہرت ہوجاتی ہے۔ اس کی پہچان بن جاتی ہے۔ اس پروگرام کی نظامت کشفی شمائل نے کی۔ اس محفل میں متین امروہوی، ظہیر برنی، آلوک گئے چند، کمال الدین، ڈی آر گوتم اور کالج کے طلبا موجود تھے۔

نابالغ لڑکی کا اغوا، رپورٹ درج

سلطانپور (نامہ نگار): گوشائیں گنج تھانے کے تحت ایک نابالغ لڑکی کے گم ہونے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ متاثرہ خاندان نے اغوا کی رپورٹ درج کرائی ہے۔ واقعہ گزشتہ چودہ جنوری کا ہے جب قضائے حاجت کے لئے کھیت گئی ایک نابالغ لڑکی گھر واپس نہیں آئی لڑکی کے گھر نہ آنے پر اہل خانہ کو تشویش ہوئی اور اسکی تلاش شروع کی موضع کے لوگوں نے بتایا کہ اسی موضع کا راہل نام کا لڑکا اپنے گھر نہیں ہے اسی کے ساتھ لڑکی فرار ہوئی ہے۔ گم لڑکی کی ماں راہل کے گھر پہونچی اور دونوں گھرانوں میں بدکلامی ہوئی لڑکی کی ماں نے راہل کی ماں پریما دیوی پر بھی الزام لگایا کہ لڑکی کو فرار کرانے میں اسکا ہاتھ ہے۔ متاثرہ خاندان نے اس واقعہ کی اطلاع تھانہ گوشائیں گنج میں دی جس پر پولیس نے مقدمہ درج کیا لیکن ابھی تک نہ تو راہل گرفتار ہوا نہ ہی لڑکی برامد ہوئی۔ تھانہ صدر اکھیلیش سنگھ نے بتایا کہ راہل کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس دبش دے رہی ہے نیز مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

مہوبہ: مڈھ بھیڑ میں انعامی بدمعاش گرفتار

مہوبہ (یواین آئی):
اتر پردیش کے ضلع مہوبہ میں ایس او جی اور پولیس ٹیم نے جمعہ کی دیر رات ایک مڈھ بھیڑ میں 25 ہزار روپے کے انعامی شاطر بدمعاش کو گولی مار کر گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے ایک پھواڑا پہلے ہوئی لوٹ کی رقم کے ساتھ غیر قانونی اسلحہ اور کارتوس برآمد کیا ہے۔
اڈیشنل ایس پی وندنا سنگھ نے بتایا کہ مہوب کنٹھ علاقے میں گذشتہ 30 جنوری کو وارات میں بدمعاشوں نے انشورنس ملازم مدھیہ پردیش کے چھترپور ضلع میں بمنورکلاں باشندہ رتیرام نام دیو سے 26 ہزار روپے کی لوٹ پاٹ کی تھی۔ پولیس اس واقعہ کے انکشاف اور ملزمین کی گرفتاری کے لئے لگاتار کوشاں تھی۔ اسی درمیان مخبر سے ملی ایک اطلاع پر ضلع کی ایس او جی اور پولیس کی مشترکہ ٹیم نے کل دیر رات پچارا گاؤں میں بدمعاشوں کی گرفتاری کے لئے دبش دی جہاں پولیس کی بدمعاش سے مڈھ بھیڑ ہوگئی۔
اڈیشنل ایس پی نے بتایا کہ پولیس اور بدمعاش کے درمیان ہوئی کئی راونڈ کی فائرنگ کے بعد انعامی مطلوب بدمعاش دھرمیندر کھیا کو زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ پولیس کے ذریعہ دفاع میں کی گئی جوابی فائرنگ میں بدمعاش کے پیر میں گولی لگی۔ بدمعاش کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں پولیس حراست میں اس کا علاج جاری ہے۔

گلوبل حسینی مشن کے تحت خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

سلطانپور (نامہ نگار): گلوبل حسینی مشن کے تحت ایک ماں بیٹے سمیت کل تیس افراد نے ضلع اسپتال میں کیمپ لگا کر خون کا عطیہ پیش کیا گیا۔ اس کیمپ کی خاص بات یہ رہی کہ ایک ماں بیٹے نے مشترکہ طور پر خون کا عطیہ پیش کیا۔ اس کیمپ کا افتتاح ڈاکٹر سپریہ نے فیتا کاٹ کر کیا اس موقع پر سماجی کارکن پربھا کر شکلا اور بلڈ بینک کے نگراں ڈاکٹر آر کے مشرا بھی موجود رہے۔ کیمپ کا آغاز صبح دس بجے ہوا صدف فاطمہ اور انکے بیٹے معظم نے مشترکہ طور پر خون کا عطیہ دیا۔ گلوبل حسینی مشن کے ذمہ داروں سمیت دیگر سماجی شخصیات اس موقع پر موجود رہیں۔

''لوہیانامہ'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعووں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپواکر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

اردو سے انہیں پریشانی ہے جو ہندو-مسلم سیاست کو فروغ دیتے ہیں: اودھیش پرساد

لکھنؤ/ایودھیا(ایجنسی):
سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے ایودھیا سے رکن پارلیمنٹ اودھیش پرساد نے جمعہ کے روز کہا کہ اردو کسی خاص قوم یا برادری کی زبان نہیں ہے، بلکہ یہ محبت، عزت اور تہذیب کی زبان ہے۔ انہوں نے اُردو کو ملک کی سب سے بہترین زبان قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی زبان ہے جو صدیوں سے مختلف طبقات کے درمیان رابطے کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

اودھیش پرساد نے کہا کہ سرکاری دفاتر اور عدالتوں میں کئی اہم ریکارڈ اردو میں موجود ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ درحقیقت اردو سے صرف انہیں پریشانی ہے جو ہندو-مسلم سیاست کو فروغ دیتے ہیں، ورنہ باقی سب کے لیے یہ عام بول چال کی زبان ہے، جس میں ہندی کے کئی الفاظ بھی شامل ہیں۔ لوگ روزمرہ کی گفتگو اور تقاریر میں بھی اس زبان کا استعمال کرتے ہیں، کیونکہ یہ ایک عام فہم اور مقبول زبان ہے۔

انہوں نے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے 'کٹھ ملاّ' والے بیان پر سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ بیان کسی سنت یا سنیاسی کا نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا، "اتر پردیش کی تاریخ شاندار رہی ہے، یہاں سے سات وزرائے اعظم منتخب ہو چکے ہیں۔ یہ ریاست ہمیشہ گنگا-جمنی تہذیب کی علامت رہی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ لب و لہجہ ریاست کے وزیراعلیٰ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ وہ اس وقت ذہنی دباؤ میں ہیں، کیونکہ مہا کمبھ میں بے شمار لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے اور اب وہ سوالات کے گھیرے میں ہیں۔ اسی دباؤ کی وجہ سے وہ غیر ذمہ دارانہ بیانات دے رہے ہیں لیکن ہم ان کی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دے رہے ہیں۔"

واضح رہے کہ اتر پردیش اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے پہلے دن وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپوزیشن، خاص طور پر سماجوادی پارٹی، پر سخت تنقید کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ایس پی کے رہنما اپنے بچوں کو انگلش میڈیم اسکولوں میں تعلیم دلواتے ہیں لیکن جب حکومت عام عوام کے بچوں کو بہتر تعلیمی سہولیات دینے کی کوشش کرتی ہے، تو یہی لوگ اردو مسلط کرنے کی حمایت کرنے لگتے ہیں۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے مزید کہا کہ سماجوادی پارٹی ملک کو 'کٹھ ملاّ پن' کی طرف لے جانا چاہتی ہے، جو کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہوگا۔ انہوں نے ریاست کی مقامی بولیوں، جیسے کہ بھوجپوری، اودھی، برج اور بندیل کھنڈی کو اسمبلی کی کارروائی میں شامل کرنے کے فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان زبانوں کے تحفظ اور فروغ کے لیے پوری طرح سنجیدہ ہے۔ ان کے مطابق، یہ بولیاں ہندی کی ذیلی زبانیں ہیں اور ان کی ترقی کے لیے حکومت خصوصی اکیڈمیوں کا قیام عمل میں لا رہی ہے تاکہ ان کو مناسب شناخت اور عزت مل سکے۔

کرامت کالج میں 'یوم مادری زبان' منایا گیا

لکھنؤ (پریس ریلیز) کرامت حسین مسلم گرلس پی جی کالج میں جمعہ کو کالج کے منیجر سید ناوید احمد اور پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ کی رہنمائی میں شعبۂ ہندی کی جانب سے 'یوم مادری زبان' جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر پروگرام کی مہمان خصوصی پرنسپل پروفیسر ہما خواجہ نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے انفرادی ترقی میں مادری زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ شعبۂ ہندی کی سربراہ ڈاکٹر زرینہ سعید نے مادری زبان کے ذریعہ اظہار کی سادگی و آسانی پر اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ تقریری مقابلے میں دانیہ ادریسی، آفرین خاتون، ممتا ورما، مضمون نویسی مقابلے میں لکشمی شرما، پوجا شرما، انجلی پانڈے، پوسٹر مقابلے میں انامیکا پانڈے، پوجا شرما، دیپکا ورما اور سلوگن مقابلے میں بھومیکا بھگت، پونم و دانیہ ادریسی نے نمایاں مقام حاصل کیا۔ یہ پروگرام ڈاکٹر زرینہ سعید، پونم سنگھ، ڈاکٹر پریا سنگھ، ڈاکٹر الکا چترویدی، ڈاکٹر عرشیہ رسول، انامیکا تیواری، ڈاکٹر اجیتا، ڈاکٹر ارونا سنگھ اور شعبۂ ہندی کی آرزو خان کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔

بورڈ امتحانات کی شفافیت کیلئے نئے حفاظتی انتظامات نافذ

وزیر گلاب دیوی نے بورڈ امتحانات کی نگرانی کیلئے ریاستی سطح کے کنٹرول روم کا افتتاح کیا

لکھنؤ (ایجنسی)
وزیر مملکت برائے ثانوی تعلیم (آزاد قلمدان) گلاب دیوی نے جمعہ کو لکھنؤ میں ایجوکیشن ڈائریکٹر (سیکنڈری) کے کیمپ دفتر میں ریاستی سطح کے کنٹرول روم کا افتتاح کیا۔ یہ کنٹرول روم 24 فروری سے شروع ہونے والے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کی آن لائن نگرانی کرے گا۔ وزیر نے کہا کہ وزیراعلیٰ کی خواہش کے مطابق اس سال فریب دہی سے پاک امتحان کو یقینی بنانے کیلئے سخت اقدامات کیے گئے ہیں۔

وزیر مملکت برائے ثانوی تعلیم نے بتایا کہ اترپردیش پبلک ایگزامینیشن (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ایکٹ 2024 کو امتحانی عمل کی شفافیت اور منصفانہ بنانے کو یقینی بنانے کیلئے نافذ کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت امتحانی عمل میں کسی قسم کی خلل ڈالنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہنگامی حالات سے نمٹنے کیلئے پرچوں کے اضافی ریزرو سیٹ بھی تیار رکھے گئے ہیں جنھیں مکمل سیکورٹی کے ساتھ اسٹرانگ روم میں رکھا گیا ہے۔ امتحان مراکز پر جوابی پرچوں کے تبادلے کو روکنے کیلئے بھی سخت اقدامات کیے گئے ہیں۔ امتحان کے دوران طلباء اور والدین کی مشکلات کو دور کرنے کیلئے ٹول فری ہیلپ لائن نمبر 18001806607 اور 18001806608 کو فعال کر دیا گیا ہے۔ اترپردیش سیکنڈری ایجوکیشن کونسل پریاگ راج کا ہیلپ لائن نمبر 18001805310 اور 18001805312 ہوگا۔ اس کے علاوہ ای میل، فیس بک، ایکس ہینڈل اور وہاٹس ایپ نمبر 9250758324 کے ذریعہ بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ریاستی حکومت نوجوانوں کے روشن مستقبل کیلئے پوری طرح پرعزم ہے۔ انھوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ بغیر کسی خوف اور تناؤ کے اعتماد کے ساتھ امتحان میں شرکت کریں اور اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ امتحانی عمل کو منصفانہ اور ہموار طریقے سے انجام دینے میں تعاون کریں۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل آف اسکول ایجوکیشن کنچن ورما، اسپیشل سکریٹری کے کے گپتا، آلوک کمار، امیش چندر، ایجوکیشن ڈائریکٹر (سیکنڈری) ڈاکٹر مہندر دیو اور ریاستی کنٹرول روم کے انچارج وویک نوٹیال کے ساتھ محکمۂ ثانوی تعلیم کے افسران موجود تھے۔

زہریلی اشیاء کھا کر نوجوان کی خودکشی

لکھنؤ(ایجنسی) موہن لال گنج کوتوالی علاقہ کے ڈاڈا سکندر پور گاؤں میں گزشتہ جمعرات کو معشوقہ کی شادی دوسری جگہ طے ہونے سے ناراض مکینک نے زہریلی اشیاء کھا لیا۔ اطلاع ہونے پر اہل خانہ نوجوان کو علاج کیلئے سول اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع کے بعد موقع پر پہنچی پولیس نے متوفی کی لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا۔ ملی اطلاع کے مطابق موہن لال گنج علاقہ کے ڈاڈا سکندر پور گاؤں کا محمد سمیر 22 کی موہن لال گنج قصبہ میں موٹر سائیکل پارٹس کی دکان ہے اور وہ مکینک بھی تھا۔ بڑے بھائی آشو نے بتایا کہ گزشتہ جمعرات کی دوپہر کو چھوٹے بھائی محمد سمیر نے زہریلی اشیاء کھا لیا۔ اس کے بعد اس کی طبیعت اچانک بگڑ گئی۔ اس کے بعد آنا فانا میں اسے علاج کیلئے سی ایچ سی لے کر پہنچے جہاں ڈاکٹر نے حالت بگڑنے پر علاج کیلئے سول اسپتال ریفر کر دیا۔ سول اسپتال ایمبولنس سے لے کر پہنچے تو وہاں ڈاکٹر نے مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع کے بعد پہنچی پولیس نے لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا۔ متوفی کے کنبہ میں شمو بانو دو بھائی آشو و منا ہے۔ جمعہ کو متوفی کی لاش پوسٹ مارٹم کے بعد گھر پہنچی تو کہرام مچ گیا۔ انسپکٹر امر سنگھ نے بتایا کہ اہل خانہ نے پولیس کو واقعہ اطلاع نہیں دی ہے۔

مجھے میرے والد نے اردو بھی پڑھائی: ماتا پرساد پانڈے

لکھنؤ (ایجنسی)
عالمی یوم مادری زبان کے موقع پر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کی جانب سے ایک مذاکرہ ٹرسٹ کے دفتر واقع وکرمادتیہ مارگ میں ہوا جس میں بطور مہمان خصوصی یوپی اسمبلی کے سابق اسپیکر و موجودہ اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر ماتا پرساد پانڈے نے شرکت کی۔

ٹرسٹ کے بانی چیئرمین عبدالنصیر ناصر کی صدارت میں ہوئے مذاکرہ میں ماتا پرساد پانڈے نے کہا کہ اردو اتر پردیش کی دوسری سرکاری زبان ہے، اس کو کسی بھی طرح نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ انھیں بچپن میں ان کے والد نے اردو کی تختی پڑھائی اور تبھی سے انھیں اردو سے محبت ہے۔ یہ شیریں زبان ہے جو ہر کسی کو قریب کرتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسمبلی کے اندر اور باہر وہ اردو سمیت تمام زبانوں کی حفاظت اور انھیں اس کا حق دلائے جانے کیلئے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ عبدالنصیر ناصر نے کہا کہ زبان کبھی مذہب کا حصہ نہیں ہوتی ہے، اس کا تعلق علاقہ سے ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ دنیا شاہد ہے کہ تمل ناڈو میں ہندی کی مخالفت میں عرصہ سے مہم چل رہی ہے۔ وہیں اردو کی مخالفت میں پڑوسی ملک بنگلہ دیش وجود میں آیا کیونکہ وہاں کے مقامی بنگلہ بولنے والے لوگ بنگلہ زبان ہی کو فوقیت دینے کے حق میں تھے۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ زبانیں مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ علاقہ کی بنیاد پر اپنی حیثیت و اہمیت رکھتی ہیں۔ انھیں مذہب سے جوڑ کر تنگ نظری دکھانا دانشمندی قطعی نہیں ہے۔ مسٹر ناصر نے مہمان خصوصی اور تمام اراکین اسمبلی سے اپنی نیم پلیٹ ہندی کے ساتھ ساتھ دوسری سرکاری زبان اردو میں بھی لگوانے کی اپیل کی۔ اس موقع پر اسلامیہ ڈگری کالج کے ڈاکٹر تبسم خاں، محمد انیس منصوری، اجے کمار گپتا، سعید احمد صدیقی، آر کے مشرا، انور عالم، پی سی کریل، جیوتی ڈیوڈ پال، امت ڈیوڈ پال وغیرہ خاص طور سے موجود رہے اور انھوں نے مادری زبان کی اہمیت اور اس کے استعمال پر فخر کا اظہار کیا۔ انور عالم نے شکریہ ادا کیا۔

سیکسولوجسٹ کے پانچ کلینک پر چھاپے، کئی ڈاکٹر فرار

لکھنؤ(ایجنسی) فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) کی پانچ ٹیموں نے بیک وقت پانچ سیکسالوجسٹ کلینک پر چھاپے مارے۔ چھاپے سے کلینکوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ کئی مقامات پر ہنگامہ آرائی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی چھاپے کی خبر پھیلتے ہی شہر کے دیگر سیکسالوجسٹ کلینک چلانے والوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ کئی ڈاکٹر اپنے کلینک بند کر کے بھاگ گئے۔ یہاں آیورویدک کے نام پر سٹارائیڈ اور ایلوپیتھک ادویات مریضوں کو فروخت کی جارہی تھیں۔ ٹیم نے جانچ کے لئے ادویات کے نمونے جمع کر لئے ہیں۔ آئی جی آر ایس پورٹل پر 18 فروری کو شکایتیں موصول ہوئی تھیں، جس میں کہا گیا تھا کہ شہر کے پانچ سیکسالوجسٹ آیوروید کے نام پر مریضوں کی صحت سے کھیل رہے ہیں۔ سٹارائیڈ اور ایلوپیتھک دوائیں آیوروید میں ملا کر بیچی جارہی ہیں۔ حکومت نے اس معاملے میں کارروائی کا حکم دیا تھا۔ اس کے لئے ضلع کے باہر سے پانچ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ پانچوں کلینک پر بیک وقت چھاپے مارے گئے۔

اسسٹنٹ کمشنر برجیش کمار نے بتایا کہ ایک ٹیم حضرت گنج میں واقع ڈاکٹر ایس کے جین کے کلینک پر پہنچی۔ ٹیم نے وہاں کے ڈاکٹر سے ادویات سے متعلق معلومات لی۔ ٹیم نے ادویات کے نمونے لئے۔ دوسری ٹیم نے اے پی سین روڈ پر واقع ڈاکٹر اے کے جین کے کلینک کا معائنہ کیا۔ ٹیم نے ادویات کے نمونے لینے شروع کئے تو احتجاج کیا گیا۔ اس کے باوجود یہاں دستیاب دواؤں کے نمونے محفوظ تھے۔ بانسمنڈی میں واقع ڈاکٹر پی کے جین کے کلینک کا بھی معائنہ کیا گیا۔ ٹیم نے یہاں سے ادویات کے نمونے بھی اکٹھے کئے۔ لال کنواں میں واقع رانا ڈسپنسری اور چارباغ پنڈاریہ میں واقع ڈاکٹر تاج کے کلینک پر بھی چھاپے مارے گئے۔

رمضان میں بہتر سے بہتر انتظامات یقینی بنائے جائیں: مولانا خالد رشید

رمضان المبارک کے سلسلے میں عیدگاہ عیش باغ میں اہم میٹنگ

لکھنؤ (پریس ریلیز)
عیدگاہ عیش باغ میں ماہ رمضان المبارک کی تیاریوں کے سلسلے میں ضلع انتظامیہ، عیدگاہ کمیٹی اور اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے ذمہ داروں وعلماء کی ایک اہم میٹنگ مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ کی صدارت میں ہوئی۔ مولانا نے ضلع انتظامیہ کے افسران کی توجہ اس بات پر دلائی کہ رمضان کے مقدس مہینے میں پورے شہر خصوصاً مسلم اکثریتی علاقوں میں صفائی ستھرائی کا معقول انتظام کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ 28 فروری کو اگر چاند ہوگیا تو تراویح اسی رات سے شروع ہوجائے گی ورنہ یکم مارچ سے ہوگی اور پہلا روزہ یکم مارچ یا 2 مارچ کو ہوگا اس لیے عیدگاہ اور شہر کی تمام مساجد کے اردگرد صفائی کا جلد از جلد معقول انتظام اور نظم ونسق مزید بہتر کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خصوصاً افطار، تراویح اور سحری کے وقت بجلی نہ جائے۔ انھوں نے کہا کہ مسلم اکثریتی علاقوں میں ٹریفک نظام کو درست کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ ضلع انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کہ شہر خصوصاً پرانے شہر میں کسی کو بھی امن وامان کے ساتھ کھلواڑ نہ کرنے دیا جائے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ کسی بھی قسم کی افواہ پر دھیان نہ دیں اور کسی کے بہکاوے میں بھی نہ آئیں۔ میٹنگ میں اس بات کا بھی مطالبہ کیا گیا کہ سحری کے وقت پانی کی اضافی سپلائی کی جائے تاکہ روزہ داروں کو کوئی زحمت نہ ہو۔ بڑی مساجد کے پاس پانی کے ٹینکرس کا بھی انتظام کیا جائے تاکہ نمازیوں کو وضو میں کوئی دشواری نہ ہو۔

ڈی سی پی ویسٹ وشوجیت شریواستو نے مولانا خالد رشید اور تمام حاضرین کو یقین دلایا کہ تمام انتظامات ہر سال سے بہتر کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ رمضان جیسے مبارک مہینے میں شہر کا امن وامان بگاڑنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ انھوں نے متعلقہ محکموں کے ذمہ داروں کو اس سلسلے میں تفصیلی احکام جاری کیے۔ اے ڈی سی پی ویسٹ نے کہا کہ رمضان کے پیش نظر محکمہ پولیس امن وامان قائم رکھنے کیلئے ہر ممکن انتظامات کر رہا ہے اور کسی کو بھی قانون کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ہمیں امید ہے کہ شاہی امام اور عوام کا تعاون پہلے کی طرح ملتا رہے گا۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ارون کمار گپتا نے کہا کہ نگر نگم کی جانب سے اس مبارک مہینے میں صفائی و دیگر انتظامات میں کوئی کمی نہیں چھوڑی جائے گی۔ سول ڈیفنس کے چیف وارڈن امرناتھ مشرا نے کہا کہ ہماری پوری ٹیم امن و امان برقرار رکھنے میں بھرپور تعاون کرے گی۔ اس موقع پر ڈی سی پی سنٹرل، اے ڈی سی پی سنٹرل، اے سی پی بازار کھالا، اے سی پی چوک، لیسا، جل سنستھان اور مختلف محکموں کے افسروں کے علاوہ علمائے کرام، عمائدین شہر اور متعدد تنظیموں کے ذمہ داروں نے شرکت کی۔ میٹنگ کی نظامت مولانا سفیان نظامی نے کی۔ مہمانوں کا استقبال کلیم خاں اور عدنان خاں نے کیا اور شکریہ مولانا نعیم الرحمٰن صدیقی نے ادا کیا۔

ممتاز پی جی کالج میں 7 روزہ این ایس ایس کیمپ کا آغاز

لکھنؤ (پریس ریلیز) ممتاز پی جی کالج میں نیشنل سروس اسکیم کی چاروں یونٹ کا خصوصی کیمپ کا آج آغاز کیا گیا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان نے اس خصوصی کیمپ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر نیشنل سروس اسکیم کی کالج یونٹ کے پروگرام آفیسر ڈاکٹر شیبا صدیقی، ڈاکٹر لیاقت علی، ڈاکٹر عامر حسین اور ڈاکٹر زینت وارثی سمیت کالج کے پراکٹر پروفیسر سلمان خان اور سبھی اساتذہ موجود رہے۔ این ایس ایس کے اس کیمپ میں آئندہ سات دنوں تک طلبا وطالبات کے درمیان ثقافتی اور سماجی خدمات سے متعلق مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جائے گا۔

'مولانا آزاد نے ملک کی تعمیر نو اور اتحاد و یکجہتی کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کیا'

مولانا ابوالکلام آزاد کی 67 ویں برسی پر مولانا آزاد میموریل اکادمی کی جانب سے ویبنار کا اہتمام

لکھنؤ (پریس ریلیز)
مولانا آزاد میموریل اکادمی کی جانب سے ملک کے پہلے وزیر تعلیم بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد کی 67 ویں برسی کے موقع پر 'کثیر ثقافتی ملک میں اتحاد کے تعلق سے مولانا ابوالکلام آزاد کے افکار' کے موضوع پر ملک گیر سطح کے ویبنار کا اہتمام کیا گیا۔

ویبنار کا افتتاح کرنے کے بعد اسلامک سنٹر آف انڈیا کے صدر مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے مولانا آزاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا آزاد نے جدوجہد آزادی سے لے کر اس کی تعمیر نو خصوصاً تعلیم وثقافت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے پرائمری سطح سے لے کر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں سائنٹفک سوچ کے ساتھ اخلاقی اقدار پر مبنی تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی اور ثقافتی اداروں کی اہمیت پر زور دیا۔ سینئر صحافی و سماجی کارکن وندنا مشرا نے کہا کہ مولانا آزاد نے ملک کے نئے چیلینجز کو ہمیشہ قبول کیا۔ ملک آزاد کرانے کا معاملہ ہو یا آزاد ملک کے تعلیمی نظام و تعمیر نو کا مسلہ ہو ان کی خدمات و کارنامے ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔ منگلایتن یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر اسعد فیصل فاروقی نے مولانا آزاد کی عبقری شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر امبیڈکر یونیورسٹی کے سوشل ایکسکلوجن ڈپارٹمنٹ کے پروفیسر رودر پرساد ساہو نے اپنے ڈسپلن کے مطابق ثقافت کے امور اور اس کے معنی کے حدود واضح کیے اور پھر ان کی روشنی میں ملکی معاملات میں اتحاد کیلئے مولانا آزاد کی کوششوں کو سراہا۔ نامور دانشور پروفیسر صفدر امام قادری صدر شعبۂ اردو پٹنہ کالج آف کامرس نے کہا کہ ملک کو جتنی ضرورت مولانا آزاد کی اس وقت تھی آج بھی انھیں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ انھوں نے کثیر ثقافتی سوسائٹی کی تعمیر نو پر زور دیا۔ ملک کی آزادی سے لے کر آئین سازی و تعلیمی میدان میں کیے گئے ان کے کام اس کی روشن مثالیں ہیں۔ مولانا آزاد اسٹڈی سرکل رانچی کے چیئرمین شاہنواز احمد خاں نے کہا کہ مولانا آزاد ملک میں قومی یکجہتی کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔ مولانا آزاد کے سنجیدہ اسکالر جمشید قمر نے کہا کہ آزادی سے پہلے آزاد نے مذہب کے ذریعہ ہندوستانیوں میں اتحاد و اتفاق کو پروان چڑھایا۔ جب تفرقہ کا ماحول گرم ہوا تو انھوں نے انسان دوستی کا دامن تھاما، ملک جب آزاد ہوا تو انھوں نے ملک کی ایکتا و سالمیت کو برقرار رکھنے کیلئے وزیر تعلیم کی حیثیت سے مذہب کے بجائے ثقافت کو اپنا محور و مرکز بنایا۔ شارق علوی نے صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک میں آپسی اتحاد، بھائی چارہ کے فروغ کے سلسلے میں اس طرح کی کوششیں ہونی ضروری ہیں۔ ساتھ ہی مسلم اور غیر مسلموں سے باہمی رشتوں کو بڑھانے پر بھی انھوں نے زور دیا۔ جلسہ کی نظامت جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کی اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

پولیس ویری فکیشن کی منفی رپورٹ آنے پر بھی پاسپورٹ جاری کر دیا جائے گا

لکھنؤ (ایجنسی)
اگر آپ کے خلاف مقامی تھانے میں ایف آئی آر درج ہے۔ مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور اگر اس وجہ سے آپ کا پاسپورٹ جاری نہیں ہو رہا ہے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پولیس ویریفکیشن میں آپ کے خلاف منفی رپورٹ آنے کے بعد بھی آپ کو پاسپورٹ جاری کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ آپ کو عدالت سے اجازت مل جائے۔ آپ عدالت میں حلف نامہ داخل کر کے عدالت سے این او سی حاصل کر سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ اس این او سی میں تین چیزیں واضح الفاظ میں لکھی جائیں۔ سب سے پہلے آپ بیرون ملک سفر کر سکتے ہیں، دوسرا، آپ کا پاسپورٹ جاری ہونا چاہیے اور تیسرا یہ کہ آپ کا پاسپورٹ کب تک جاری ہونا چاہیے؟ عدالت سے این او سی ملنے کے بعد آپ کا پاسپورٹ جاری کر دیا جائے گا۔ پاسپورٹ کے درخواست گزار جن کے خلاف پولیس ویریفکیشن میں منفی رپورٹ آئی ہے۔ پاسپورٹ آفس انہیں نوٹس بھیج رہا ہے اور اپنا موقف پیش کرنے کا وقت دے رہا ہے تاکہ ان سب کے پاسپورٹ بروقت جاری کئے جاسکیں۔ وپن کھنڈ گومتی نگر دفتر کے پاسپورٹ افسر شبھم سنگھ (آئی ایف ایس) نے کہا کہ ایسے لوگ جن کی پولس تصدیق رپورٹ منفی آئی ہے، ہم انہیں یہاں سے نوٹس بھیج رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی نہ کسی معاملے کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں کے پاسپورٹ نہیں بن رہے ہیں۔ اس میں کئی معزز اور سرکاری افسران بھی شامل ہیں لیکن ان کو پاسپورٹ جاری کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے عدالت کا این او سی مانگا گیا ہے۔ نوٹس ملنے کے بعد زیادہ تر لوگ اس دفتر سے رابطہ کر رہے ہیں جن سے پاسپورٹ آفس کا لیگل سیل انہیں آگاہ کر رہا ہے۔ پی او شبھم سنگھ نے کہا کہ جس بھی شخص کے خلاف عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، اسے عدالت سے این او سی جاری کرانا چاہیے کہ وہ بیرون ملک سفر کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ درخواست گزار کو پاسپورٹ جاری کرنے کے لئے عدالت سے اجازت لینی ضروری ہے۔

آر ٹی آئی عام آدمی کو سرکاری محکموں سے معلومات حاصل کرنے کا حق دیتا ہے: محمد ندیم

لینگوتج یونیورسٹی میں حق اطلاعات قانون کے موضوع پر ایک ورکشاپ کا انعقاد

لکھنؤ(پریس ریلیز):
خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسٹی کے اٹل ہال میں فیکلٹی آف لیگل اسٹڈیز کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر جے۔ پی پانڈے کی رہنمائی میں حق اطلاعات قانون کے اہم موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ شعبہ لیگل اسٹڈیز کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر دکشا مشرا نیا پنے استقبالیہ کلمات میں مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ورکشاپ کے موضوع کی اہمیت اور اس کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے اندر حق اطلاعات قانون کی باریکیوں اور اس کے قانونی پہلوؤں سے نہ صرف معلومات فراہم کرنا ہے بلکہ ان کے اندر ایک طرح کی بیداری بھی پیدا کرنا ہے تاکہ اس کے ذریعے شہری حقوق کے تحفظ کے جذبے کو فروغ بھی دیا جاسکے۔

اس اہم ورکشاپ کے مہمان خصوصی اور مقرر اسٹیٹ انفارمیشن کمشنر محمد ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معلومات تک رسائی عام آدمی کا حق ہیاور یہ قانون عام آدمی کو سرکاری محکموں سیمعلومات حاصل کرنے کا حق دیتا ہے، اس قانون کے ذریعے سے حکومتی اداروں اور نیم سرکاری اداروں میں شفافیت پیدا ہوتی ہے اور متعلقہ افراد کی جواب دہی طیہوتی ہے۔ سرکاری معلومات حاصل کرنا آپ کا حق ہے۔ عوامی معلومات کے تناظر میں اپیل اور شکایت جمہوریت کے لیے بہت ضروری ہے۔ انھوں نے آر ٹی آئی درخواستوں، اس پر عمل بر آوری اور مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پبلک انفارمیشن آفیسر اپنی سطح پر آر ٹی آئی معاملات کو نپٹا دیں تو ایسے مسائل پیدا ہی نہیں ہوں گے لہذا سبھی پبلک انفارمیشن آفیسر کو ان پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اگر ایسا نہیں ہوتا ہے کہ پھر عوام کے اندر غلط فہمی پیدا ہوگی جس سے دیگر مسائل پیدا ہوں گے۔

اس ورکشاپ کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئیٹیم ہیڈ آن لائن آر ٹی آئی آن لائن اینڈ اسٹیٹ ریسورس پرسن ڈاکٹر راہل سنگھ نے آر ٹی آئی کی تاریخ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تاریخ 1976 سے شروع ہوکر مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے 2005 میں اس کو قانونی حیثیت حاصل ہوئی۔ آر ٹی آئی کی تاریخ کو پڑھتے ہوئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے مشکلات سے گزر کر موجودہ صورت حاصل ہوئی ہے لہذا اس کے تحفظ کے ساتھ ہی ساتھ اس سے اطلاعات کے حصول کے حقوق کے لئے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ کے تحت معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ کا بنیادی مقصد شہریوں کو بااختیار بنانا، حکومت کے کام میں شفافیت اور جوابدہی کو فروغ دینا، بدعنوانی پر قابو پانا اور ہماری جمہوریت کو حقیقی معنوں میں لوگوں کے لیے کام کرنا ہے۔ یہ کہے بغیر کہ ایک باخبر شہری ہے۔ یہ ایکٹ شہریوں کو حکومت کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کی جانب ایک بڑا اقدم ہے۔ انھوں نے خاص طور پر طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس ایکٹ کے اندر آپ کیحقوق کے تعلق سے بھی ہیں جس سے واقف ہونا آپ کے لئے بہت ضروری ہیمگر اس حق کا غلط استعمال کرنے سے بچنا چاہیاور اسے قومی مفادات میں استعمال کرنا چاہیے۔ لینگوتج یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے اس ایکٹ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ معلومات کے حق نے ملک کے شعور کو پروان چڑھایا ہیاور اس کے ذریعے سے اتھارٹی کے اندر شفافیت اور احتساب کو فروغ ملتا ہے اسی لئے ہم نے کسی سطح پر بھی کوئی آر ٹی آئی کے تعلق سے سبھی ڈرخواستوں کو روکتے نہیں ہیں بلکہ ضروری کاروائی کرتے ہوئے آگے بڑھا دیتے ہیں۔ ڈین فیکلٹی آف لیگل اسٹڈیز پروفیسر مسعود عالم نے کلمات تشکر ادا کیا اور ڈاکٹر روچیتا سجائے نے اس ورکشاپ کی نظامت کی۔

ڈاکٹر عمار رضوی کی وزیر دفاع سے ملاقات

لکھنؤ/ دہلی (پریس ریلیز): سینئر بی جے پی لیڈر اور سابق کارگزار وزیراعلیٰ، اتر پردیش ڈاکٹر عمار رضوی نے دہلی میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے سب سے پہلے محمود آباد-لکھنؤ ریلوے کراسنگ پر فلائی اوور کی تعمیر جس کے لیے ڈاکٹر رضوی طویل عرصے سیکوشاں رہے ہیں میں وزیر دفاع کے کلیدی کردار پر ان کا ذاتی طور پر و تمام اہل محمود آباد و سیتاپور کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے وزیر دفاع سے محمود آباد کو علیحدہ ضلع بنانے کے لیے اقدامات کی درخواست کی تاکہ علاقے کی ہمہ جہتی ترقی ممکن ہو اور روزگار کے مواقع پیدا کیے جاسکیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ جب راج ناتھ سنگھ اتر پردیش کے وزیراعلیٰ تھے، اس وقت ان کا محمود آباد کا دورہ طے تھا، مگر بعض ناگزیر وجوہات کے سبب یہ ممکن نہ ہوسکا۔ اگر یہ دورہ مکمل ہوتا، تو محمود آباد کو شاید اسی وقت ضلع کا درجہ مل چکا ہوتا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے وزیر دفاع کو تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ سیتاپور کو ایک الگ کمشنری بنایا جائے کیونکہ 1857 سے قبل یہ "خیر آباد سرکار" کے نام سے ایک مضبوط انتظامی اکائی کے طور پر موجود تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جیسے چترکوٹ کو اس کے مذہبی اور ثقافتی مقام کی بنا پر کمشنری کا درجہ دیا گیا، اسی طرح سیتاپور میں بھی نیمی شارن (نیمشارنیہ) اور مشرکھ جیسے مذہبی و تاریخی مقامات موجود ہیں، لہٰذا اسے بھی کمشنری بنایا جانا چاہیے تاکہ عوام کو بہتر سہولیات مل سکیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے سابق اراکین اسمبلی کو درپیش مسائل کے حل کے لیے بھی وزیر دفاع سے اپیل کی۔ انہوں نے وزیر دفاع کو وہ خطوط پیش کیے جو انہوں نے وزیراعلیٰ اور اسمبلی اسپیکر کو ارسال کیے تھے اور درخواست کی کہ وہ ان معاملات کے حل میں مدد کریں۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ڈاکٹر عمار رضوی کے پیش کردہ تمام نکات کو سنجیدگی سے سنا اور ان کے حل کے لیے مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ محمود آباد کو ضلع بنانے، سیتاپور کو کمشنری کا درجہ دینے اور سابق اراکین اسمبلی کے مسائل کے حل کے لیے متعلقہ اداروں سے تبادلہ خیال کریں گے اور ہر ممکن مدد فراہم کریں گے۔